سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(جمعتہ المبارک 2، سوموار 5، منگل 6، بدھ 7، جمعتہ المبارک 9، سوموار 12، بدھ 14،
جمعرات 15، جمعتہ المبارک 16-مارچ 2018)

(یوم الجمع 13، یوم الاثنین 16، یوم الثلاثہ 17، یوم الاربعاء 18، یوم الجمع 20، یوم الاثنین 23، یوم الاربعاء 25،
یوم الخمیس 26، یوم الجمع 27-جمادی الثانی 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد34(حصہ چہارم): شمارہ جات : 20 تا 28

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،2-مارچ2018

جلد 34: شمارہ 20

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا ------------	1155
2-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1157
3-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1158
	سوالات (محکمہ جات منصوبہ بندی وترقیات، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم اور انسانی حقوق واقلیتی امور)	
4-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1159
5-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1195

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
6-	مسودہ قانون تیا نجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پنجاب لاہور 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	1200
	پوائنٹ آف آرڈر	
7-	شام پر بمباری کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ ------------	1201
	سوموار، 5-مارچ 2018	
	جلد 34: شمارہ 21	
8-	ایجنڈا ------------	1213
9-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1215
10-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1216
	سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز اور کانکنی ومعدنیات)	
11-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1217

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
12-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	1221
13-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	1225
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
14-	مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	1231
	پوائنٹ آف آرڈر	
15-	نومنتخب سینیٹرز کو مبارکباد ----------	1232
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
16-	مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	1233
	تحاریک التوائے کار	
17-	لاہور شہر میں میٹرو ٹرین کے ارد گرد اور دیگر علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے لئے توڑ پھوڑ کی وجہ سے شہریوں میں پریشانی ----------	1235
18-	ہسپتالوں کی فیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم کو طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم نہ کرنے کا انکشاف ----------	1235
19-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1237
	قرارداد	
20-	جنگ بندی کے باوجود شام کے شہریوں پر بمباری کی شدید مذمت ----------	1237

21-	کورم کی نشاندہی ------------	1239
	منگل،6-مارچ2018	
	جلد 34: شمارہ 22	
22-	ایجنڈا ------------	1243
23-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1245
24-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1246
	سوالات (محکمہ جات قانون وپارلیمانی امور اور داخلہ)	
25-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1247
26-	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ------------	1257

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
27-	تحاریک استحقاق بابت سال 2013، 16-2015 اور 18-2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	1259
28-	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	1259
	پوائنٹ آف آرڈر	
29-	M.CAT اور E.CAT کے معاملے پر تشکیل دی گئی خصوصی کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ کو adopt کرنے کا مطالبہ ------------	1262

تحاریک التوائے کار

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
30۔	نیلا گنبد لاہور کے دونوں اطراف سڑک پر غیر قانونی پارکنگ (۔۔۔جاری)	1270
31۔	جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع کے دارالامانوں میں خواتین غیر محفوظ ہونے کا انکشاف	1272
	پوائنٹ آف آرڈر	
32۔	وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر نابینا افراد پر پولیس کا تشدد	1273
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
33۔	پانی کے بحران کے حل کے لئے بڑے سٹوریج قائم کرنے کا مطالبہ	1277
34۔	ایمرجنسی سروس میں خواتین ریسکیو اہلکاروں کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ	1278
35۔	قائداعظم میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کا مطالبہ	1279
36۔	ایل ڈی اے کی ڈکلیئرڈ کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا مطالبہ	1280
37۔	کورم کی نشاندہی	1283

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بدھ، 7۔مارچ2018	
	جلد 34: شمارہ 23	
38۔	ایجنڈا	1287
39۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1291
40۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1292

سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال و بہبود آبادی، پبلک پراسیکیوشن)

41۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 1293

42۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 1299

پوائنٹ آف آرڈر

43۔ گنے اور گندم کی خرید کے حوالے سے وزیر خوراک سے ایوان کو update کرنے کا مطالبہ ------------ 1301

44۔ خواتین کے عالمی دن 8-مارچ کو ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مخصوص کرنے کا مطالبہ ------------ 1303

تحاریک التوائے کار

45۔ محکمہ مال کے نوٹیفکیشن کے باوجود رجسٹری محرروں کی ملی بھگت سے انتقال کی کاپی گھر پہنچانے کا منصوبہ ناکام ------------ 1306

پوائنٹ آف آرڈر

46۔ وزیر خزانہ کے اعلان کے باوجود اسمبلی ڈسپنسری سٹاف اضافی الاؤنس سے محروم ------------ 1307

47۔ کورم کی نشاندہی ------------ 1308

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک، 9-مارچ2018

جلد 34: شمارہ 24

48۔ ایجنڈا ------------ 1311

49-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1313
50-	نعت رسول مقبول ﷺ	1314
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور اطلاعات وثقافت)	
51-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1315
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
52-	مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق واقلیتی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1315
53-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1316
54-	کورم کی نشاندہی	1336

سوموار، 12-مارچ 2018

جلد 34: شمارہ 25

55-	ایجنڈا	1339
56-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1341
57-	نعت رسول مقبول ﷺ	1342
	سوالات (محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن)	
58-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1343
59-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1368
60-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1377

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
61-	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 کے بارے میں	

	مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	1384
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
62۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2014-15 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	1384
63۔	نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	1385
	پوائنٹ آف آرڈر	
64۔	سمن آباد این بلاک لاہور کے کالج اور سکول کے سامنے مٹی کے ڈھیروں کی وجہ سے بچوں اور بچیوں کو پریشانی کا سامنا ------------	1387
65۔	لاہور کے میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال میں کارڈیک وارڈ ہونے کے باوجود مریضوں کو پی آئی سی کو ریفر کرنا ------------	1388
66۔	الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے نئی حلقہ بندیوں میں by laws کو یکسر نظر انداز کرنا ------------	1390
	تحاریک التوائے کار	
67۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	1395
68۔	کورم کی نشاندہی ------------	1396
	بدھ، 14-مارچ 2018	
	جلد 34: شمارہ 26	
69۔	ایجنڈا ------------	1401
70۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1407
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

71- نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 1408

حلف

72- نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ---------- 1409

پوائنٹ آف آرڈر

73- MCATاورECATکے حوالے سے تشکیل دی گئی خصوصی
کمیٹی نمبر9 کی رپورٹ کو ٹیک اپ کرنا ---------- 1410

سوالات (محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ)

74- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 1416

75- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 1427

پوائنٹ آف آرڈر

76- ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے حوالے سے سٹینڈنگ کمیٹی
برائے کوآپریٹو کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ ---------- 1430

تحاریک التوائے کار

77- چلڈرن ہسپتال کے اولڈ سرجیکل آئی سی یو میں وینٹی لیٹرز کی کمی ---------- 1432

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

78- خصوصی کمیٹی نمبر9 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 1433

رپورٹ (جو زیر غور لائی گئی)

79- رپورٹ برائے سپیشل کمیٹی نمبر9 ---------- 1433

80- اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر9 کی سفارشات سے اتفاق ---------- 1433

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
-81	مسودہ قانون انند کاراج پنجاب2017	------------	1436

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
-82	کورم کی نشاندہی	------------	1443
	سرکاری کارروائی		
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
-83	ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	1444
-84	واسا لاہور، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	1445
-85	راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیراتی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	1445
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
-86	مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی2018	------------	1446
-87	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت2018	------------	1448
-88	مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018	------------	1453
-89	کورم کی نشاندہی	------------	1454
-90	مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی2018(---جاری)	------------	1454
-91	مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی2018	------------	1461
-92	مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور2017	------------	1464
-93	مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب2017	------------	1469
-94	کورم کی نشاندہی	------------	1473

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
95-	مسودہ قانون پیپاٹائٹس پنجاب 2017(۔۔۔جاری) ------------	1473
96-	مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 ------------	1474
97-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	1477
98-	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 ------------	1478
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
99-	تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس پر پابندی کا مطالبہ ------------	1480
100-	تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کا مطالبہ ------------	1482
	زیرو آور نوٹس	
101-	پھول نگر کے علاقے تھتے خالصہ، سردار پور اور لودھی ٹاؤن میں فیکٹری کے آلودہ پانی سے پینے کا پانی بھی آلودہ ہونے کا انکشاف ------------	1486
	جمعرات،15-مارچ2018	
	جلد 34:شمارہ 27	
102-	ایجنڈا ------------	1501
103-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1503
104-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1504
	سوالات (محکمہ جات تحفظ ماحول اور مال)	
105-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1505

106- قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 1509

قرارداد

107- رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور مذمت ------------ 1510

108- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) ------------ 1512

پوائنٹ آف آرڈر

109- نئی حلقہ بندیوں کے حوالے سے متعلقہ ریکارڈ فراہم کرنے کا مطالبہ ------------ 1523

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

توجہ دلاؤ نوٹس

110- ننکانہ صاحب: شاہکوٹ میں دو طلباء کا قتل و دیگر تفصیلات ------------ 1529

تحاریک التوائے کار

111- پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کے لئے بغیر ڈرگ ٹیسٹنگ
لیبارٹری ادویات خریدنے کا انکشاف ------------ 1533

112- صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تشنج
کے وارڈز نایاب ہونے کا انکشاف ------------ 1534

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

113- مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 ------------ 1535

114- کورم کی نشاندہی ------------ 1536

جمعتہ المبارک، 16-مارچ2018

جلد 34: شمارہ 28

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
115-	ایجنڈا ------------	1539
116-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1541
117-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1542
	سوالات (محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)	
118-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1543
119-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1575
120-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1589
	پوائنٹ آف آرڈر	
121-	رہائشی اور کمرشل پراپرٹی ٹیکس میں جرمانوں کی معافی کا مطالبہ ------------	1592
122-	بھارت میں پاکستانی سفارت کاروں کے ساتھ سفارتی آداب کے خلاف سلوک پر آؤٹ آف ٹرن قرارداد ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ------------	1596
123-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	1597
	قرارداد	
124-	بھارت میں پاکستانی سفارت کاروں کو ہراساں کرنے کے واقعات کی پُرزور مذمت ------------	1598
125-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	1601
126-	انڈکس	

1155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ2-مارچ2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی وترقیات، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم اورانسانی حقوق واقلیتی امور)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کاایوان کی میزپر رکھاجانا

1۔ پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میزپر رکھیں گے۔

2۔ محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی(واسا)لاہور، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014

ایک وزیر محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی(واسا)لاہور، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014ایوان کی میزپر رکھیں گے۔

3۔ راولپنڈی، اسلام آباد میٹروبس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 2-مارچ2018

(یوم الجمع، 13-جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 46 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿٣﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿٧﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾

سُوۡرَۃُ التِّین آیات 1 تا 8

انجیر کی قسم اور زیتون کی (1) اور طور سینین کی (2) اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (8)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الہیٰ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
الہیٰ تجھے واسطہ پنجتن کا
ہوشاداب غنچہ دلوں کے چمن کا
یہ دامن ہمارے مرادوں سے بھر دے
کرم کی نظر اک خدا مانگتا ہوں
وطن میں بھڑکتے شرارے بجھا دے
اسے پھر اخوت کا گلشن بنا دے
میں امن و اماں کی دعا مانگتا ہوں
کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
عطا کر علی کی ولایت کا صدقہ
کرم کر دے زہرہ کی چادر کا صدقہ
رحم کر نبی ﷺ کے نواسوں کا صدقہ
میں صدقہ زہرہ دعا مانگتا ہوں
الہیٰ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم اور انسانی حقوق و اقلیتی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم اور انسانی حقوق و اقلیتی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8413 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو take up کر لیا جائے گا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ سوال اس سے پہلے بھی دو دفعہ pending ہو چکا ہے آج پھر pending ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال صرف آج کے وقفہ سوالات کے دوران تک کے لئے pending ہو رہا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو take up کریں گے۔ ویسے pending نہیں ہو رہا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال 9304 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8794 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 8975 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ شُنیلا رُوت کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کرسمس گرانٹ اور اس کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*8975: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کرسمس گرانٹ کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) کیا اس کی کوئی تقسیم کی پالیسی ہے؟

(ج) یہ فنڈز کن ایم پی ایز کو دیئے جاتے ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا مختص کردہ رقم ہر سال تقسیم کی جاتی ہے؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) مالی سال 17-2016 میں مبلغ تین کروڑ روپے کرسمس گرانٹ کی مد میں مختص کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! کرسمس گرانٹ کی تقسیم کے لئے پالیسی موجود ہے جس کے مطابق متعلقہ ضلع کا ڈپٹی کمشنر مسیحی برادری کے نمائندوں اور سرکاری افسران پر مشتمل کمیٹی تشکیل دیتا ہے جو مستحق افراد کی تحقیق کر کے ان کو مبلغ پانچ ہزار روپے فی خاندان کے حساب سے تقسیم کرتی ہے۔

(ج) یہ فنڈ کسی ایک ایم پی اے کو نہیں دیئے جاتے بلکہ ڈپٹی کمشنر کے اکاؤنٹ میں بھجوائے جاتے ہیں جو مستحق افراد میں میرٹ کی بنیاد پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! مختص کردہ رقم پالیسی کے مطابق ہر سال وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد تقسیم کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ فنڈز کے تقسیم کی پالیسی کیا ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے اس کی منسٹر صاحب detail بتا دیں کہ اس کے کرنے کا process کیا ہے؟ بجائے کہ صرف یہاں پر

لکھ دیا ہے کہ ہم لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں پیسے دیتے ہیں اس کا سٹینڈر کیا ہے، میرٹ کیا ہے اس کی تفصیل بتا دیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! process بڑا simple ہے وہاں کے جتنے بھی متعلقہ ایم پی ایز ہیں اور جو اچھی شہرت والے لوگ چاہئے وہ کسی بھی جماعت سے ہوں وہ اپنے اپنے نام ای ڈی کارڈ سمیت ڈپٹی کمشنر آفس میں جمع کرواتے ہیں اُس میں چار categories ہیں۔ بیمار ہیں، widows ہیں، needy جو بہت زیادہ غریب ہیں اور معزور ہیں پھر جو ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں کمیٹی بیٹھتی ہے اُس کے بارے میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہتا ہوں اُس کمیٹی میں سے جب فنڈز پاس ہوتا ہے یہ بہت چھوٹی گرانٹ کرسمس کے لئے ہوتی ہے ہولی پر ہندوؤں، سکھوں کے لئے اور اسی طرح minorities کے لئے کرسمس پر دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی کرسمس کی خوشیاں بڑھا سکیں۔ کمیٹی کے پاس ہونے کے بعد پنجاب بنک میں جاتا ہے وہاں اکاؤنٹ کھلتا ہے اور جو بھی deserving آدمی ہوتا ہے وہ بنک میں جا کر اپنا شناختی کارڈ دیتا ہے بنک منیجر اُس کو پھر verify کر کے اُس شخص کو پانچ ہزار روپے کی رقم دیتا ہے۔ یہ اس کا سارا process ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ابھی یہاں پر کہا گیا کہ اُس کمیٹی میں علاقے کے ایم پی ایز کو ڈالا جاتا ہے پانچ سال ہو گئے ہیں ہمیں تو کسی نے اُس کمیٹی میں نہیں بلایا۔ میرے ساتھ دیگر معزز ممبر بھی بیٹھے ہوئے ہیں میاں محمد اسلم اقبال سے پوچھ لیں ان کو کسی نے اُس کمیٹی میں بلایا ہو پانچ سال گزر گئے ہیں ہمیں کسی کمیٹی میں نہیں بلایا گیا۔ ہم نے پیسے اپنے پاس نہیں رکھنے ہم نے پیسے حلقے کے لوگوں کو دینے ہیں اور یہ حلقے کے اُن لوگوں کو دیئے جاتے ہیں جو ان کے اپنے favorite لوگ ہوتے ہیں اگر انہوں نے کسی میرٹ کے لحاظ سے دینے ہوں تو یہ ہمیں بھی بلائیں کہ کس کو دینے ہیں کس کو نہیں۔ ہم اُن حلقوں میں جیتے ہوئے ہیں ہمارے حلقوں کے فیصلے یہ کیوں آ کر کر رہے ہیں کہ وہاں پر کس کو پیسے دینے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی recommendation ان کی آئی ہو آپ نے اُس کو oppose کیا ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یقیناً میرے بھائی معزز ممبر کو پتا نہیں ہو گا لیکن جو معزز ممبر محترمہ شنیلا روت ہیں جو minorities سے تعلق رکھتی ہیں اس دفعہ بھی انہوں نے 200 کے قریب فارم مجھے دیئے ہیں اُن کو ہر دفعہ یہ فنڈز دیئے جاتے ہیں ہم نے انہیں پچھلے سال ترقیاتی بجٹ بھی دیا یہ چونکہ minorities کا فنڈ ہے اپوزیشن کی معزز ممبر ہائی کورٹ بھی گئی تھیں لیکن ہم نے اُن کو بلا تفریق فنڈز دیئے ہیں۔ اب پھر اُن کے نام ترقیاتی سکیموں کے لئے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں اس میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ میں پچھلے دس سال سے اس ایوان میں ہوں معزز ممبر ڈاکٹر مراد راس ایک سنگل کیس بھی ثابت کر دیں کہ کسی چہیتے کو یا کسی ایسے بندے کو فنڈ دیا گیا ہو تو میں آپ کا مجرم ہوں۔ ہم اپوزیشن کی minorities کی ممبر محترمہ شُنیلا رُوت کے فارم ڈالتے ہیں اُن سے آپ پوچھ لیں اگر اُنہیں شامل نہیں کیا تو پھر ہمارا فالٹ ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9092 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8833 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8977 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو کے تحت روڈ کی تعمیر کی تفصیل

*9095: میاں طارق محمود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبری135323مورخہ15-مارچ 2017کے تحت گجرات ڈنگہ روڈ2815 appearing at GS No کی تعمیر کے لئے ترمیم شدہ feasibilityاور revisedاسٹیمیٹ متعلقہ اتھارٹی کو منظوری کے لئے پیش کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ڈائریکٹو کے تحت ایڈیشنل فنڈز ترمیم شدہ ADPسکیم کے تحت جاری کرنے کا حکم بھی جاری کیا تھا؟

(ج) محکمہ پی اینڈ ڈی نے اس بابت کیا ایکشن لیا ہے اس کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) یہ درست ہے کہ مالی سال17-2016میں چیف منسٹر ڈائریکٹو بابت سکیم نمبر2815برائے revisedسکیم موصول ہوا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹو کی روشنی میں ایڈیشنل فنڈز کا بندوبستInter/Intra Sectorial Reappropriationکے ذریعے کرنے کا کہا گیا۔

(ج) مذکورہ ڈائریکٹو کو مجاز اتھارٹی نے(PDWP)کی جاری کردہ ہدایات بسلسلہ ترقیاتی پراجیکٹ کی نظر ثانی مراسلہ نمبر35PO(Coord)P&D/2016(231)مورخہ4-جولائی2016 کی روشنی میں دیکھا اور فیصلہ کیا کہ اس پراجیکٹ کی مجوزہ نظر ثانی موجودہ مالی سال میں ایک نئی سکیم کی حیثیت سے کی جائے گی اور یہ پراجیکٹ اس سالانہ ترقیاتی پروگرام18-2017میں جنرل سیریل نمبر6621پر بعنوان گجرات ڈنگہ روڈ کے بقیہ حصہ، تعمیراتی تخمینہ مبلغ150 ملین روپے کے ساتھ موجود ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال محکمہ مواصلات و تعمیرات میں تھا لیکن چونکہ یہ ذمہ داری پی اینڈ ڈی کی بنتی تھی اس لئے یہ سوال اس محکمہ کو بھیج دیا گیا تھا۔ اس سوال کے جز(ج) میں کہا ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹو کو مجاز اتھارٹی نے(PDWP)کی جاری کردہ ہدایات بسلسلہ ترقیاتی پراجیکٹ کی نظر ثانی

مراسلہ نمبر35(231)PO(Coord)P&D/2016 مورخہ 4-جولائی2016 کی روشنی میں دیکھا اور فیصلہ کیا کہ اس پراجیکٹ کی مجوزہ نظر ثانی موجودہ مالی سال میں ایک نئی سکیم کی حیثیت سے کی جائے گی اور یہ پراجیکٹ اس سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017میں جنرل سیریل نمبر6621 پر بعنوان گجرات ڈنگہ روڈ کے بقیہ حصہ، تعمیراتی تخمینہ مبلغ150 ملین روپے کے ساتھ موجود ہے۔

جناب سپیکر! جو محکمہ پی اینڈ ڈی والوں نے جواب دیا ہے کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے تو اپنا جواب دے دیا ہے اب اگر آپ کوئی سوال پوچھیں گے تو پھر میں ان سے پوچھوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جو6621 پر لکھا ہوا ہے:

Construction of remaining portion of Gujrat Dinga Road.
Length 10 kilometers in district Gujrat.

جناب سپیکر! یہ سکیم دوسری ہے اور وہ سکیم الگ ہے جس کے ساتھ یہ اس کو ملا رہے ہیں۔ اس روڈ کا ایک اور حصہ ہے جس میں سیریل نمبر 5707 ہے۔ اس پر rehabilitation of Gujrat Dinga Road. Length 30.90 kilometers approved Gujrat. اصل سکیم تو یہ ہے اور یہ اس سکیم کے ساتھ اس کو multiply کیسے کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ سکیم جو ہمارے بھائی بتا رہے ہیں یہ 5707 ہے اور جب یہ شروع کی گئی تو اس کی length 4.6 کلومیٹر تھی یہ 16-2015 کے ADP میں ڈالی گئی تھی پھر 17-2016 میں اس کی completion ہو گئی۔ جب یہ بات سامنے آئی کہ یہ sufficient نہیں ہے، اس میں مزید 25 کلومیٹر add کی جائے گی تب یہ complete ہو گی تو پھر بورڈ بیٹھا یا جن آفیسرز نے بیٹھ کر اس پر decision لینا تھا وہ لیا کہ ہم اس کی revised کو add نہیں کر سکتے اور مزید 25 کلومیٹر نہیں بڑھائی جا سکتی لہٰذا اس کے لئے ایک نئی سکیم دی جائے تا کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے۔ اس تکنیکی ضرورت کے تحت اس کو ایک نئی سکیم کے تحت introduce کیا گیا جس کا سیریل نمبر 6621 ہے، اس کے تحت اس کو take up کیا گیا ہے اور اس کی لاگت جو assess کی گئی وہ 150 ملین روپے ہے اس کے بعد اس

سکیم کو شامل کر لیا گیا۔ جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم اس کو آگے لے کر جائیں گے اور آج میں اپنے بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی باقاعدہ approval ہو گئی ہے۔ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس پچھلے ماہ کی 21 تاریخ کو پہنچی ہے اور اس کی پرسوں approval ہو چکی ہے۔ اس کے پیسے پہلے فیز 18-2017 میں ڈالنے تھے اس میں 40 ملین روپے already release بھی ہو چکے ہیں میرے پاس لیٹر موجود ہے اس کو چیک کر سکتے ہیں اور باقی پیسے اگلے مالی سال میں ڈال دیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات کو پورا سمجھ نہیں سکا۔ میرا اس سکیم کے بارے میں سوال یہ ہے کہ جو یہ 6621 کی بات کر رہے ہیں اس پر 17-09-18 کو وزیراعلیٰ پنجاب نے ایک آرڈر substitution of scheme already reflected in ADP 2017-18 جاری کیا۔ یہ سکیم ہے جس میں انہوں نے آرڈر کیا ہے کہ اس کو substitute کر دیا جائے۔ یہ ڈائریکٹو جو وزیراعلیٰ کا ہے کیا اس ڈائریکٹو کے بعد جو positive directive ہے جس میں کہا گیا ہے کہ:

> Before the Standing Committee of the Cabinet on Finance and Development for its consideration as 2(d) substituted of scheme within same cost of allocation during financial year 2017-18

جناب سپیکر! یہ کون سی بات کر رہے ہیں؟ یہ تو سکیم ہی اور ہے۔ یہ دونوں سکیمیں میری ہیں اور کیبنٹ سے بھی منظور ہو چکی ہیں۔ یہ میری دو سکیمیں ہیں ایک 5707 اور دوسری 6621 ہے۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ سکیمیں ہیں جو پنجاب حکومت بجٹ میں پاس کر چکی ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ یہ دونوں سکیموں پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں انہیں پھر explain کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم جو 5707 تھی یہ تقریباً 4.6 کلومیٹر تھی جو کہ already complete ہو چکی ہے۔ اب اس کے ساتھ انہوں نے اس کو بڑھانے کے لئے CM directive جاری کروایا کہ اس میں 25 کلومیٹر مزید add کر دیا جائے۔ جب 25 کلومیٹر add کرنے کی بات آئی تو پھر ڈیپارٹمنٹ نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا کہ ہم اس

25 کلومیٹر کو revise میں نہیں کرسکتے بلکہ اس کے لئے ایک علیحدہ سکیم launch کرنی پڑے گی جس کے تحت یہ بھی کام ہو جائے گا۔ اس لحاظ سے اس کو نئی سکیم 6621 میں شفٹ کر دیا گیا اور اس کے لئے 150 ملین روپے کا estimate لگایا گیا۔ اس میں سے 40 ملین جو تین دن پہلے جاری ہو چکا ہے اور انشاء اللہ یہ complete ہو جائے گی یہ فکر نہ کریں۔ اس کے پیسے اب بھی آ گئے ہیں اور آئندہ آنے والے بجٹ میں بھی اس کو ڈال دیا گیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے منسٹر صاحب یہ دونوں سکیموں کے بارے میں کہہ دیں کہ ہم یہ دونوں سکیمیں کر رہے ہیں۔ یہ ADP کی سکیمیں ہیں میں کوئی باہر سے لے کر نہیں آیا۔ یہ دونوں مکمل کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اس کے پیسے release ہو گئے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں چٹھی بھی دے سکتا ہوں یہ پیسے release ہو گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ دوسری سکیم کے پیسے release ہونے کی بھی بات کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے دونوں سکیموں کی بات کر دی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9223 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال پھر جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9305 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ پی اینڈ ڈی میں ریسرچ اسسٹنٹس کی خدمات اور معاوضہ سے متعلقہ تفصیلات

*9305: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال17-2016میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں کتنے ریسرچ اسسٹنٹس اور consultantsنے کام کیا ان کو کتنا معاوضہ ادا کیا گیا؟

(ب) ان ریسرچ اسسٹنٹس اورconsultantsکی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات بتائیں اور ان کی خدمات حاصل کرنے پر محکمہ میں کیا بہتری آئی؟

(ج) کیا ان ریسرچ اسسٹنٹس اورconsultantsکی خدمات حاصل کرنے سے قبل بھی ایسے ملازمین یا ادارے اس محکمہ میں کام کر رہے تھے تو پھر ان کی موجودگی میں ان کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران ان ریسرچ اسسٹنٹس اورconsultantsکو کتنی رقم ادا کی گئی ہے تفصیل سال وار بتائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ ہذا میں سال2016 کے دوران کسی بھی ریسرچ ایسوسی ایٹ یا کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل نہیں کی گئیں جبکہ سال2017 میں حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کی پالیسی2004کے مطابق محکمہ پی اینڈ ڈی کے کیپیسٹی بلڈنگ پراجیکٹ (فیزII) میں دس ریسرچ ایسوسی ایٹس کو ایک سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔ ان ریسرچ ایسوسی ایٹس کو 31- دسمبر2017 تک ٹوٹل38لاکھ61ہزار504روپے معاوضہ ادا کیا گیا۔ مکمل تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ ہذا میں 2017 میں کم مدتی کنسلٹنسی کے لئے پیپرا رولز 2014 کے تحت 29 کنسلٹنٹس کی تقرری کی گئی جن کو 31-دسمبر 2017 تک کل 2 کروڑ 55 لاکھ 26 ہزار روپے معاوضہ ادا کیا گیا۔ مکمل تفصیلات لف (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں جہاں ایک طرف تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی، شہروں میں روزگار و سکونت کا بڑھتا ہوا رجحان اور اس کے نتیجے میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ اور آبی و زمینی وسائل کی تنگی اور دیگر مسائل پر قابو پانے کے لئے ایک طرف سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اضافہ کیا گیا ہے اور کمپلیکس / میگا پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں، دوسری طرف چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور اور آمدورفت کے بڑے منصوبہ جات کے پیش نظر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو اپنی تکنیکی استعداد کو بڑھانے کی خاطر مختلف شعبہ جات میں مخصوص صلاحیت اور تجربہ کے حامل کنسلٹنٹس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ یہ کنسلٹنٹ محدود مدت کے لئے کسی خاص منصوبہ اور اس کی فزیبلٹی یا ایویلیوایشن کے لئے مخصوص تکنیکی استعداد کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کے وضع کردہ پیپرا (PPRA) رولز کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں۔

محکمہ ہذا میں متعدد نئے اور متنوع ترقیاتی منصوبہ جات کے پی سی ون کی جانچ پرکھ کے لئے اور ان کی منظوری کے حوالے سے پی اینڈ ڈی بورڈ کو معروضی حالات اور زمینی اعداد و شمار سے آگاہ رکھنے کی غرض سے ریسرچ ایسوسی ایٹس کو بھرتی کیا گیا ہے جو کہ مختلف ترقیاتی و معاشی سیکٹرز جیسے صحت، تعلیم، تحفظ ماحول، مواصلات میں علاقائی اور تاریخی ریسرچ کر کے پی اینڈ ڈی بورڈ کو اور متعلقہ ممبران کو فیصلہ سازی میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ مذکورہ بالا جواب میں واضح کیا گیا ہے کہ کنسلٹنٹس صرف اُن مخصوص اقتصادی منصوبہ جات اور تکنیکی استعداد کار کے لئے رکھے جاتے ہیں جس کے حوالے سے محکمہ کے باقاعدہ ملازمین نہ تو ماہرانہ تجربہ رکھتے ہیں اور نہ ہی اس طرح کی تکنیکی مہارت کے حامل ہیں۔

مزید بر آں محکمے کے مستقل ملازمین کے برعکس مختلف شعبہ جات کے یہ ماہر محدود مدت کے لئے خاص تکنیکی مہارت میں محکمانہ استعداد کار نہ ہونے کے سبب بھرتی کئے جاتے ہیں۔

(د) سال 2016 میں محکمہ ہذا میں کسی بھی کنسلٹنٹ اور ریسرچ ایسوسی ایٹ کو بھرتی نہیں کیا گیا اور نہ ہی کوئی معاوضہ ادا کیا گیا جبکہ سال 2017 میں ماہ دسمبر تک مذکورہ بالا دس ریسرچ ایسوسی ایٹس کو مجموعی طور پر 38 لاکھ 61 ہزار 504 روپے اور 29 کنسلٹنٹس کو 2 کروڑ 55 لاکھ 26 ہزار روپے معاوضہ ادا کیا گیا ہے۔ تفصیل (الف، ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں سوال کیا گیا تھا کہ ان ریسرچ اسسٹنٹس اور consultants کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات بتائیں اور ان کی خدمات حاصل کرنے پر محکمہ میں کیا بہتری آئی؟ اس کے جواب کی تفصیل میں انہوں نے کچھ بتایا نہیں ہے کہ ان اقدامات سے کیا بہتری آئی ہے اور کیا gain کیا ہے حالانکہ اتنے مہنگے consultants رکھے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معذرت سے بات کروں گا مجھے بتا دیں یہ کون سے جز کی بات کر رہی ہیں اس کو ذرا پڑھ دیں۔ یہ جز (الف) کی بات کر رہے ہیں یا (ب) کی بات کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: یہ جز (ب) کی بات کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ میں جز (ب) کی بات کر رہی ہوں۔ اس میں سوال کیا گیا تھا کہ ان consultants کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات بتائیں۔ وجوہات تو انہوں نے بتا دی ہیں مگر ان کی خدمت حاصل کرنے سے محکمے میں کیا بہتری آئی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران) جناب سپیکر! جی، میں سمجھتا ہوں کہ جیسے جیسے ٹیکنالوجی ایڈوانس ہو رہی ہے اور بہت سے معاملات ایسے ہیں جو کہ پوری دنیا کو بھی compete کرنا پڑ رہا

ہے اور اپنے صوبہ میں بھی بہتر سے بہتر چیزیں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے تو اس سلسلہ میں ان کنسلٹنٹس کو ہائر کرنا اس لئے ضروری ہو گیا تھا کہ ہم نے compete بھی کرنا ہے اور کوالٹی کو بھی maintain کرنا ہے۔ اس لحاظ سے جو کمپلیکس / میگا پراجیکٹس ہیں ان کے لئے ہمیں ہر صورت میں ایسے ٹیکنیکل لوگ چاہیئے ہوتے ہیں جو اس کو سمجھتے ہوں اور اس کو بہتر طریقے سے پیش کریں۔ اس میں جتنے بھی ہم نے منصوبے جاری کئے ہوئے ہیں ان میں جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوتی ہے وہاں پر ان کنسلٹنٹس کو engage کیا جاتا ہے۔ ان کی صلاحیتوں سے ان میں ہمیں مدد بھی ملتی ہے اور جتنے بھی سیکٹرز ہمیں نظر آ رہے ہیں، سڑکیں پہلے بھی بنتی تھیں، bridges پہلے بھی بنتے تھے لیکن ان کے آج سے اگر آٹھ دس سال پیچھے چلے جائیں اور اب ہم دیکھ لیں تو میرا خیال ہے کہ ہر چیز clear سامنے آ جاتی ہے کہ کنسلٹنٹس کے ہائر کرنے کے ساتھ اور ان کی مشاورت کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایک اچھے طریقے سے چیزیں manage ہو رہی ہیں اور یہی اس کا کام ہے۔

جناب سپیکر: آپ زیادہ کارپٹ کی طرف جا رہے ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جی، کارپٹ روڈز بھی آ رہی ہیں۔ فلائی اوورز ہیں، دیگر روڈز ہیں، انڈر پاسز ہیں، سب کچھ اسی میں آتا ہے اور پھر اس کے علاوہ جو بلڈنگز بن رہی ہیں جیسے KPLI بن رہی ہے، دیگر ہسپتال بن رہے ہیں، یہ ساری چیزیں اسی طرح سے آگے advanced stage پر چلی گئی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے وجوہات بتائی ہیں، وہ میں پہلے بھی agree کرتی ہوں کہ انہوں نے جواب میں وجوہات دی ہوئی تھیں۔ وہ ٹھیک ہے جائز ہے کہ آپ کو دنیا میں compete کرنے کے لئے ایکسپرٹس کی ضرورت ہے لیکن اس کے اندر جو کنسلٹنٹس ہیں وہ صرف انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے نہیں ہیں بلکہ وہ ایجوکیشن کے بھی کنسلٹنٹس رکھے ہیں، اکنامک کنسلٹنٹس، انرجی، لائیوسٹاک، ڈیری، ایگریکلچر اور اس طرح کے اور بہت سے محکمے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال تو صرف یہ تھا کہ چلیں ایک مثال ہی لے لیں کہ انرجی کا کنسلٹنٹ ہے اس نے آپ کو کیا output دی ہے یا لائیوسٹاک کا کنسلٹنٹ ہے اس نے آپ کو کیا output دی ہے؟

جناب سپیکر: اگر آپ output کا کہتی ہیں تو پھر دوبارہ وہ سوال کر لیں، آپ سوال لکھ کر دیں، وہ آپ کو ساری output بھی بتا دیں گے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! دیکھیں! میرا خیال ہے کہ یہ جیسے انہوں نے خود ہی agree کیا ہے کہ یقیناً اس میں چیزیں آئی ہیں۔ یہاں پر ایجوکیشن کی بات کی گئی، میں نے ہیلتھ کی بھی ایک مثال دی اور اگر یہ لائیوسٹاک کی بات کرتی ہیں تو ایسے ایسے initiatives آئے ہیں جو شاید میں نے اور پورے ایوان نے کبھی اس کا سوچا بھی نہیں ہوگا، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ایک مثال دے دیتا ہوں کہ یہاں پر اس وقت بیواؤں، اپاہج اور بیمار لوگوں کے لئے لائیوسٹاک نے ایک پروگرام شروع کیا ہے جو ہمارے تصور میں بھی کبھی نہیں تھا کہ ان سب کو گائیں اور بھینسیں دی جا رہی ہیں۔ ان کے ساتھ شرائط یہ ہیں کہ یا بیمار ہوں یا بیوہ ہوں تو ان کو دی جاتی ہیں اور ان کا ایک بچہ سکول میں پڑھتا ہو، وہ ان سے دودھ نکال کر اس کو بیچیں اور بیچ کر اس سے گھر بھی چلائیں اور اس بچے کی تعلیم کا خرچہ بھی پورا کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو اتفاق ہو یا ایوان کے کسی ممبر کو اتفاق ہو کہ جب یہ distribution ہو رہی ہوتی ہے تو وہاں پر چیک کیا جا سکتا ہے کہ آیا یہ deserving لوگوں کو دیا جا رہا ہے یا ویسے ہی کسی کو دیا جا رہا ہے۔ ہم سب دیہاتی طبقے سے بھی تعلق رکھتے ہیں آپ جا کر دیکھیں کہ جو جانور دیئے جاتے ہیں ان کی کوالٹی کا میں سمجھتا ہوں کہ اچھے سے اچھا امیر آدمی بھی ایسے کوالٹی کا جانور خرید نہیں سکتا اور مزید اس میں، میں یہ add کرنا چاہتا ہوں کہ ان جانوروں کی باقاعدہ تین سال کے لئے انشورنس بھی کروائی جاتی ہے کہ خدانخواستہ اس کی death ہو جائے تو تب اس کو اس کی replacement ملے اور جو گائے، بھینس دی جاتی ہے اس کا ایک بچہ بھی ساتھ لازمی ہونا چاہئے تاکہ تین سال کے بعد اس کو وہ بیچ کر مزید اپنے آسودہ حالات کو بہتر کر سکے۔ یہ میں نے ایک مثال دی ہے، اس طرح کی ایسی بہت سی مثالیں ہیں، اگر اور ڈیپارٹمنٹ کا کہیں گے تو میں وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ initiative تو ٹھیک ہے کہ اچھا ہے، اگر غریب لوگوں کے کام آ رہا ہے، یہ کام تو ڈیپارٹمنٹ پہلے بھی کر رہا تھا اور اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ already موجود

ہیں، اس میں کنسلٹنٹ کی کیا ضرورت ہے کہ وہ identify کرے گا کہ کون غریب لوگ ہیں یا کون deserving لوگ ہیں، کنسلٹنٹ کا تو یہ کام نہیں ہوتا، کنسلٹنٹ کا کام تو ریسرچ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کام کو بہتر سے بہترین بنانا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کام کنسلٹنٹ کا نہیں ہے۔ معزز منسٹر صاحب جو بتا رہے ہیں یہ کنسلٹنٹ کا کام نہیں ہے، یہ تو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ already کر رہے ہوتے ہیں، اتنے مہنگے کنسلٹنٹ جن کو آپ کروڑوں روپے کی payment کر رہے ہیں، یہ tax payer کے پیسے سے آپ ان پر ایک بوجھ ڈال رہے ہیں تو اس کا return کیا مل رہا ہے، میں تو پوچھ رہی ہوں کہ کنسلٹنٹس نے آپ کو ایسی کون سی reports بنا کر دی ہیں جن کی روشنی میں آپ نے کوئی کام کئے ہیں کیونکہ یہ سوال میں موجود ہے کہ وہ اب تک کیا بہتری لائے ہیں؟ اس کے جواب میں تو ان کی کوئی report ہمیں دی جاتی کہ انہوں نے ریسرچ کر کے یہ رپورٹ دی ہے یا انہوں نے ریسرچ کر کے یہ ڈیٹا دیا ہے۔ یہ غریبوں کو identify کرنا اور ان میں جانور بانٹنا یہ تو کنسلٹنٹس کا کام نہیں ہے، یہ تو اس ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ وہ تو اس طرح کی سکیم گورنمنٹ لاتی رہتی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جی، اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہی ہیں کہ یہ تو ڈیپارٹمنٹ کرتا رہتا ہے، یہ جو میں نے آج ایوان میں یہ بات کی ہے، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دو سال سے پہلے اس کے متعلق کبھی سوچا بھی نہیں گیا ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی معزز ممبر کھڑا ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ تصور ہمارے ذہن میں تھا۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹ ایک پراجیکٹ تیار کرتا ہے تو اس کو بہتر طریقے سے launch کرنے میں یا اس کو لوگوں تک پہنچانے میں کنسلٹنٹس کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کو آگے اچھے طریقے سے پہنچایا جائے اور اس میں

اگر کوئی کمی ہے تو اس کو دور کیا جائے۔ میں یہاں پر مثال دوں کہ کنسلٹنٹس کو ساتھ رکھ کر جب ہم پوری دنیا کے ساتھ compete کرتے ہیں، جیسے ابھی محترمہ نے کہا کہ انرجی کی بات کی گئی ہے تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دنیا میں ریکارڈ ہو گیا ہے کہ ساہیوال پاور پراجیکٹ جو ہے وہ بیس ماہ کے قلیل عرصے میں بنا اور یقیناً یہ چائنیز کمپنی یہاں پر آئیں تو انہوں نے آکر اس کو CPEC کے تحت لیا ضرور لیکن جب تک ہمارے کنسلٹنٹس ساتھ نہیں بیٹھے، ہمارے کنسلٹنٹس نے ساتھ بیٹھ کر اس کو workout نہیں کیا کہ یہ کیسے چھ ماہ پیشتر اس کو بنایا جا سکتا ہے تو یہ کنسلٹنٹس کا کام ہے کہ وہ بیٹھ کر ان کو workout کریں اور دوسرے جو ادارے ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو کریں تو کیا یہ ورلڈ ریکارڈ نہیں ہے، پوری دنیا میں اس کو سراہا جا رہا ہے کہ بیس ماہ میں 1320 میگاواٹ کا پاور پلانٹ لگایا گیا اور صرف ایک پاور پلانٹ کی وجہ سے ڈیڑھ گھنٹہ بجلی پورے پاکستان میں کم ہوئی تو کیا یہ چیزیں ہم ان سے pick نہیں کرتے یا ان کو engage کر کے ہم یہ چیزیں آگے نہیں لے کر جاتے؟ ایل این جی کے پلانٹس آرہے ہیں، اسی طرح کی اور بہت سی چیزیں ہیں تو یقیناً یہ بحث نہیں بنتی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ کنسلٹنٹس کا ہائر کرنا، یہ اگر گھر بناتے ہیں، یہ اپنی مثال لے لیں، اپنا گھر بناتے ہیں تو کنسلٹنٹ ان کو گائیڈ کرتا ہے کہ یہ جی آپ باتھ روم ادھر بنا لیں یا آپ ڈرائنگ روم ادھر بنا لیں، یہ چھوٹے چھوٹے issues کے اوپر بھی کنسلٹنٹس ہائر ہوتے ہیں تو جب میگا پراجیکٹس آتے ہیں، جو دنیا نے دیکھ لیا ہے اور جو پنجاب کے عوام کے فائدے کی بات ہوتی ہے تو کیا اس پر کنسلٹنٹس کی مشاورت ضروری نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! بحث اس بات پر نہیں ہے کہ کنسلٹنٹ کیوں ہائر کئے گئے ہیں، وہ تو ہم مان رہے ہیں کہ ان کی ضرورت ہے، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ان کنسلٹنٹس نے effective طریقے سے کام نہیں کیا، وزیر موصوف نے انرجی کی مثال دی ہے، انرجی کے اوپر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ کیا ان کے کنسلٹنٹس نے ان کو یہ نہیں بتایا کہ جو کول کے پراجیکٹس ہم لوگ یہاں پر لگا رہے ہیں وہ first generation کے ہیں، جو کہ پوری دنیا میں obsolete ہو چکے ہوئے ہیں، چائنا میں ان کو reject کر دیا گیا ہے، اب third generation کے پاور پلانٹس چائنا خود لگا رہا ہے جو کہ friendly environment بھی ہیں اور ہم لوگ وہاں سے لے کر صرف اس لئے کہ وہ حسن شہباز جو ہے وہ انرجی سیکٹر کے معاہدے کر رہا ہے اور وہ first generation کے پلانٹس تین گنا قیمت پر لا رہا ہے جو کہ one third قیمت کے اوپر ہم

لوگوں کوthird generationکے مل رہے ہیں جو کہfriendly environmentہیں تو یہ کنسلٹنٹس ان کو کیا بتا رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! محترم وزیر صاحب نے جو کنسلٹنٹس کی بات کی ہے، گزارش یہ ہے کہ جب ہم سپلیمنٹری بجٹ پڑھتے ہیں توconsultancyکے حوالے سے کبھی گلبرگ اور کبھی دوسری جگہوں کا سروے کروایا جاتا ہے تو وہاں پر15/15کروڑ روپیہ، 45/45کروڑ روپیہ، پچھلے بجٹ کے اندر بھی میں نے اسی ایوان کےFloorکے اوپر آپ کے سامنے وہ رکھا تھا، گزارش یہ ہے کہconsultancyکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ جو پراجیکٹ شروع کر رہے ہیں اس پراجیکٹ کی جوconsultancyآپ نے لی ہے اس کا جبPerformance Auditہو گا تو اس کے فوائد بتائے جائیں، سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو ساہیوال پاور پراجیکٹ کی بات کی گئی ہے وہ بدترین پراجیکٹ ہے جس نے زرعی زمینوں کا خانہ خراب کر دیا ہے، کسانوں کا خانہ خراب کر دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! وہاں پر انہوں نے صرف اپنی ضد نبھانے کے لئے پورے ساہیوال کو کالا کر دیا ہے، اس کے منہ پر سیاہی مل دی ہے۔ اس میں سب سے میگا کرپشن جو ہے---

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا ان کو یہ پتا ہے کہ ساہیوال ہے کدھر؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں کدھر ہے۔ (قطع کلامیاں)

اوہ بیٹھ جا بھئی---ساہیوال کدھر ہے؟

جناب سپیکر: وہ جواب دیں گے، منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ ان کو پتا ہی نہیں کہ ساہیوال کدھر ہے؟ ساہیوال کالا نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں کہ کدھر ہے۔ بھائی! بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے ساہیوال میں یہ پاور پراجیکٹ لگا کر ساہیوال کا منہ کالا کر دیا ہے۔ آپ صرف اور صرف اپنے فرنٹ مینوں کے ذریعے پنجاب کے اندر انرجی پاور پراجیکٹ لگا رہے ہیں اور آپ کی ان حرکتوں کی وجہ سے فرنٹ مین اندر ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر سے کہیں کہ وہ ضمنی سوال کریں اگر تقریر کرنی ہے تو پھر ہم بھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہے۔ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پنجاب صاف پانی کمپنی کے اندر بھی یہی کنسلٹنٹ ہیں۔ کنسلٹنٹ کی جگہ پر بھی انہوں نے یہی کام کیا تھا اور پنجاب صاف پانی کمپنی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال کسی اور کا تھا لیکن آپ نے ان کو دے دیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کا کیس بھی NAB میں ہے اور جب وہ CEO وعدہ معاف گواہ بنیں گے تو پھر آپ کو لگ پتا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! محکمے کی consultancy کی بات ہو رہی ہے دونوں طرف سے اپنے آپ کو اس حد تک رکھیں۔ یہ کوئی بحث نہیں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں میاں محمد اسلم اقبال سے یہ expect نہیں کرتا تھا کہ یہ یہاں پر اتنی غلط بیانی کریں گے۔ یہ پوری قوم کے سامنے غلط بیانی کر رہے ہیں میں نے ان سے کبھی expect نہیں کیا تھا کہ یہ ایسی غلط بیانی کریں گے جب ان کو کسی چیز کا پتا ہی نہیں تو پھر اس پر بحث بھی اچھی نہیں لگتی۔ دنیا میں combine circle کی جو latest technology ہے وہ اس کے لئے آئی ہے۔ یہ میرے ساتھ چلیں، ان کے ساتھ پیچھے معزز ممبر بیٹھی ہیں ان کا چہرہ دیکھ لیں میرا چہرہ دیکھ لیں کہ ہمارا چہرہ کتنا کالا ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم ساہیوال میں رہتے ہیں یہ بتا دیں کہ اس پراجیکٹ کی اتنی افادیت ہوئی ہے پورے پاکستان میں بجلی ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے لوڈشیڈنگ سے آزاد ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس پراجیکٹ سے relevant معاملہ نہیں تھا اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو کوئی اور forum ہو سکتا ہے جہاں پر ہم تقریر کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جو انہوں نے پوچھا ہے آپ بھی مہربانی کر کے وہی بتائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال سے request کروں گا کہ یہ پہلے پوری معلومات لیں پھر اس پر بحث کریں۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑیں، اس بات پر پھر بحث کر لینا۔ ابھی آپ اس سے متعلقہ بات کریں، آپ کی مہربانی۔ جی، اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9448 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں محمد رفیق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے ممبر ہیلتھ کی تنخواہ اور دیگر مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*9448: میاں محمد رفیق: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب کا ایک چیئرمین اور اس کے ساتھ ممبرز کی ایک ٹیم ہوتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پی اینڈ ڈی کے ممبرز کے نام اور اہلیت مع کوالیفکیشن، تجربہ اور ان کا تعلق کس محکمہ سے ہے تمام تر تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ کون ہیں ان کی تنخواہ اور مراعات کیا ہے اور یہ کب سے اس عہدہ پر فائز ہیں اور ممبر ہیلتھ بننے سے قبل کس کس این جی او سے وابستہ رہی ہیں نیز وہ این جی اوز کس شعبہ میں کام کر رہی تھیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب کا ایک چیئرمین اور ان کے ساتھ ممبرز کی ٹیم ہوتی ہے۔

(ب) پی اینڈ ڈی ممبرز کے نام اور اہلیت مع کوالیفکیشن، تجربہ اور دیگر تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ڈاکٹر شبانہ حیدر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ MP-I package کے تحت نومبر 2015 سے اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں اور اس سے قبل وہ اپنے کیریئر کے دوران کسی بھی این جی او سے وابستہ نہیں رہی ہیں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ ان کی تنخواہ اور مراعات MP-I package کے تحت درج ذیل ہیں۔

بنیادی تنخواہ Rs.4,33,950 + سالانہ اضافہ (Rs.33,000) = Rs.4,66,950

ہاؤس رینٹ Rs.101,000

دیگر مراعات Utilities Rs.24,300

گاڑی مع ڈرائیور

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ لکھا گیا ہے کہ ڈاکٹر شبانہ حیدر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ MP-I package کے تحت نومبر 2015 سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے اور خود پڑھ بھی رہے ہیں۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جی، میں ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ اس کے package میں لکھا ہوا ہے کہ بنیادی تنخواہ سالانہ اضافے کے ساتھ 4 لاکھ 66 ہزار 950 روپے، ہاؤس رینٹ ایک لاکھ، ایک ہزار روپے دیگر مراعات 24300 روپے اور گاڑی مع ڈرائیور۔ اس میں کیا خوبی ہے کہ اسے اتنی مراعات دی گئی ہیں، اس کی کیا وجہ ہے، اس کی کیا qualification ہے اور کیا پاکستان میں اس کی سب سے اچھی qualification ہے کہ جس وجہ سے اسے اتنی مراعات دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یقیناً یہی بات ہو گی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب سلیکشن ہوتی ہے تو اس میں یہ نہیں ہوتا کہ کوئی کسی کا عزیز ہے یا کسی کو favour کیا جاتا ہے بلکہ اس کے لئے باقاعدہ advertise کیا جاتا ہے اس کے بعد competition ہوتا ہے اور competition میں جو relevant field سے تعلق رکھتے ہیں یا جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے ان کے انٹرویوز ہوتے ہیں اور انٹرویوز کے بعد جو بہتر candidate نظر آتا ہے اسے رکھا جاتا ہے۔ یہ package کوئی ان کے لئے نہیں رکھا گیا بلکہ اس جگہ پر کوئی بھی اور آفیسر آئے گا تو اس کے لئے بھی یہی package ہو گا۔ اس لحاظ سے لوگ باقاعدہ competition کے ذریعے آتے ہیں اور جو qualify کرتے ہیں انہیں select کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سیکرٹری پی اینڈ ڈی کی کیا تنخواہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری پی اینڈ ڈی کی کیا تنخواہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ qualification پوچھ رہے ہیں یا معیار پوچھ رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ گورنمنٹ سیکرٹری پی اینڈ ڈی کو کیا تنخواہ دے رہی ہے اگر اس ممبر کو حکومت اتنی تنخواہ دے رہی ہے تو حکومت سیکرٹری کو کیا تنخواہ دے رہی ہے؟

جناب سپیکر: آپ پہلے وہ سوال کریں تو پھر جواب آجائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری گزارش سنیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ relevant ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے اس جواب میں یہ بھی کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! آپ نے جن کا پوچھا تھا ان کا انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ آپ جو دوسرا سوال کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے نیا سوال کر لیں۔ ایسے اچھا نہیں لگتا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں کوئی بحث نہیں کرتا میں تو تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اس لئے سوال کیا ہے کہ سیکرٹری پی اینڈ ڈی جو اس کو head کر رہا ہے اور یہ ممبر اس کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ ہم ایک ممبر کو پانچ لاکھ روپے دے رہے ہیں اور جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ کسی بھی NGO سے وابستہ نہیں رہی لیکن اس کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ Programme Head Policy and Communication اور نیچے بزنس منیجر ایکسپریس انٹرنیشنل سنگاپور لکھا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب! بتائیں کہ کیا یہ NGO نہیں ہے کیا یہ کوئی گورنمنٹ کا ادارہ ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل معزز ممبر جو باتیں کر رہے ہیں یہ irrelevant سی ہیں اس لحاظ سے کہ کبھی یہ مجھ سے سیکرٹری کی تنخواہ پوچھتے ہیں کبھی پوچھتے ہیں کہ یہ NGO سے وابستہ ہے۔ جب ہم نے جواب دے دیا ہے کہ ان کا کسی NGO سے تعلق نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی proof ہے تو ہمارے پاس ضرور لائیں اور ہم یقیناً ان کی بات سنیں گے اور اس پر action بھی لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سے بڑا کیا proof ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اس کا کسی NGO سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نیچے اس کے سامنے لکھتے ہیں کہ بزنس منیجر ایکسپریس انٹرنیشنل سنگاپور۔ منسٹر صاحب ذرا اسے پڑھ لیں یہ تو آپ کے سامنے کی بات ہے، میں نے تو کبھی بھی اسمبلی میں ادھر ادھر کی بات کی ہی نہیں لیکن ایک بات ضرور ہے کہ میں اس ایوان کا ممبر ہوں، میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کو کتنی تنخواہ دی گئی ہے اور کیا وجہ ہے کہ اس غریب صوبے کا اتنا پیسا کس جگہ پر خرچ ہو رہا ہے۔ یہ بات پوچھنے کا میرا حق ہے اور اس حق سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کا حق ضرور ہے لیکن جب آپ مارکیٹ سے experts لیتے ہیں تو آپ اندازہ لگائیں کہ اس وقت لوگ کیا کیا مانگ رہے ہیں۔ کسی کی تنخواہ پچاس ہزار روپے ہوتی تھی تو ہم سمجھتے تھے کہ بہت زیادہ ہے لیکن اب جو

نئے کنسلٹنٹ آ رہے ہیں یا مارکیٹ سے لئے جا رہے ہیں پنجاب میں ان کی تنخواہ تو دس دس پندرہ پندرہ اور بیس بیس لاکھ روپے عام ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کوئی ایسا سوال نہیں ہے کہ کیوں لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ان کی جگہ پر کوئی اور بھی آ جائے تو اس کی بھی یہی تنخواہ ہو گی اس سے کم تنخواہ نہیں ہو گی۔ اس وقت ہم سب کے بچے بھی کہیں job کر رہے ہوں گے۔ اس وقت اتنی qualification ہو گئی ہے، ٹیکنالوجی اتنی advance ہو گئی ہے کہ آپ مارکیٹ سے بچوں کو لیتے ہیں یا fresh graduates اور experience لوگ لیتے ہیں تو وہ دو تین لاکھ روپے پر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جب آپ نے مارکیٹ سے لوگوں کو لینا ہے تو یقیناً ان کی تنخواہ زیادہ ہو گی۔ ہمارے DMG یا دوسرے گروپ کے لوگ جو عرصہ دراز سے اپنی ملازمتیں کر رہے ہیں وہ اسی pay کے ساتھ چلے آ رہے ہیں اور ان کا وہ سلسلہ change نہیں ہو سکتا جو مارکیٹ سے لیتے ہیں۔ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا ہے منسٹر صاحب اس طرف نہیں گئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ کسی NGO سے وابستہ نہیں ہے لیکن جواب کی تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ یہ بزنس منیجر ایکسپریس انٹرنیشنل سنگاپور رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی قواعد کے مطابق آ گیا ہے تو ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری request سن لیں کہ یہ 2004 تا 2005 وہاں بطور منیجر رہی ہیں، پھر 2005 تا 2006 رہی ہیں۔ کیا یہ NGO نہیں ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پاکستان میں NGO کی بات ہو رہی ہے۔ اگر یہ دنیا میں کہیں رہی ہیں تو ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ MP-I کا سکیل پنجاب گورنمنٹ بیٹھ کر نہیں کرتی بلکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے اور اسی کے تحت یہ مراعات دی جاتی ہیں اور اس کے مطابق ہی ان کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ وہ اس وقت کسی NGO سے وابستہ نہیں ہے. and we stand to this answer.

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرے بھائی میاں طارق محمود بالکل درست فرما رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں پر Highly qualified and foreign qualified Civil

Service Officer کی تنخواہ35,40یا50ہزار روپے سے شروع ہوتی ہے۔ جب ایک نیا ڈاکٹر بھرتی ہوتا ہے تو اس کو نورپور تھل میں بھی ایک لاکھ دس ہزار روپے تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس کے اُوپر جو اسسٹنٹ کمشنر لگا ہوا ہے اور جو سول سروس کا امتحان qualify کر کے آیا ہے وہ35یا40ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لے رہا ہے۔ یہاں پر محکمہ جات کے Secretaries حکومت کے سکیل کے مطابق تنخواہیں لے رہے ہیں جبکہ MP-I package کے تحت کام کرنے والوں کو من مانی تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔ ان کو یہ تنخواہیں کسی قانون یا قاعدے کے تحت دی جانی چاہئیں، کوئی ایسا قانون یا قاعدہ موجود ہونا چاہئے کہ سب آفیسرز کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جا سکے اور financial rules کے تحت اس کو control کیا جائے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ تشریف رکھیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے already قانون اور قاعدہ بتا دیا ہے کہ MP-I package کے بارے میں وفاقی حکومت decide کرتی ہے اور اسی پر حکومت پنجاب عملدرآمد کرتی ہے۔ قانون و قاعدہ ایسے ہی بنتا ہے کہ کوئی اتھارٹی بیٹھ کر اس بابت فیصلہ کرے کہ ہم نے یہ hiring کرنی ہے تو اس کو کتنی تنخواہ، سہولیات اور perks دینے ہیں۔ MP-I package کے تحت جو تنخواہیں دی جا رہی ہیں وہ قانون اور قاعدہ کے تحت ہی دی جا رہی ہیں۔ MP-I package کے لئے وفاقی حکومت کی طرف سے ہمارے پاس جو ہدایات آئی ہوئی ہیں اگر معزز ممبر انہیں دیکھنا چاہیں تو میں ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ ہم قاعدہ اور قانون سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کرتے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ منسٹر صاحب نے کیوں کہا کہ ڈاکٹر شبانہ حیدر کسی این جی او سے وابستہ نہیں ہیں؟ مجھے جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس میں سات این جی اوز کا بتایا گیا ہے کہ جہاں پر یہ کام کرتی رہی ہیں۔ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا یہ حال ہے۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا بہت اچھا حال ہے۔ آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا حال اچھا ہو گا لیکن ہمیں محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے ہم نے تو اسی کی بات کرنی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر جتنی مرضی تلخ بات کر لیں لیکن میں انہیں تحمل سے ہی جواب دوں گا۔ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی حالت بہت اچھی ہے۔ الحمد للہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ معزز ممبر کو مناسب طریقے سے ان کے سوال کا جواب دے سکوں۔ ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر شبانہ حیدر کا اس وقت کسی این جی او سے تعلق نہیں ہے۔ معزز ممبر بار بار ایک ہی سوال دہرا رہے ہیں اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ وہ کسی این جی او کے ساتھ کام کر رہی ہیں تو مجھے فراہم کریں ہم اس پر کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے ایوان کے تقدس کا خصوصی خیال رکھیں اور ایک دوسرے کا احترام بھی ملحوظ رکھا جائے۔ میاں طارق محمود صاحب! آپ نے میاں محمد رفیق کے سوال پر قبضہ کیا ہوا تھا اب وہ خود ایوان میں پہنچ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تو آپ کی مہربانی سے ہوا ہے۔ آپ کی وساطت سے میری منسٹر صاحب اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے گزارش ہے کہ آئندہ جو لوگ MP-I package کے تحت رکھے جائیں گے ان کے لئے باقاعدہ کوئی کمیٹی بنائیں جو پہلے ان کی تنخواہوں اور دوسری مراعات کے حوالے سے غور کرے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اب آپ صرف ایک سوال کر سکتے ہیں کیونکہ اس سوال پر میاں طارق محمود نے پہلے ہی چار ضمنی سوال پوچھ لئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ابھی ابھی موصوف منسٹر نے فرمایا ہے کہ موصوفہ ڈاکٹر شبانہ حیدر کسی این جی او کی ممبر نہیں رہی ہیں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ کسی این جی او کی ممبر رہی ہیں تو پھر یہ تحریک استحقاق بنتی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تحریک استحقاق دینا آپ کے لئے مناسب نہیں رہے گا۔ آپ ضمنی سوال پوچھیں اور منسٹر صاحب آپ کو جواب دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جس طرح ڈاکٹر شبانہ حیدر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ممبر ہیلتھ MP-I package کے تحت بھرتی کی گئی ہیں اسی طرح سے دیگر محکمہ جات میں بہت سارے ایسے پیاروں کو بہت ساری مراعات کے ساتھ پُرکشش نوکریاں دی گئی ہیں اس کی کیا وجہ ہے اور کیا پہلے سے موجود عملہ یا افسران بےکار ہیں؟ یہ تو outsource کرنے والی بات ہے اور پھر آپ حکمرانی بھی outsource کر دیں۔ اگر اسی طرح بہت زیادہ تنخواہوں اور مراعات پر باہر سے بندے بھرتی کرنے ہیں تو پھر اس محکمہ کا کیا کام ہے؟

جناب سپیکر: میاں محمد رفیق صاحب! آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اس کے لئے آپ نیا سوال دیں گے تو پھر جواب آجائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے، میں اس پر ضمنی سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں اور میں نے بالکل اس سوال سے related ضمنی سوال پوچھا ہے۔ یہاں پر ایسے لگتا ہے کہ ہر محکمہ کو outsource کیا جا رہا ہے۔ پُرکشش مراعات اور پُرکشش نوکریاں دے کر ہر محکمہ کو outsource کیا جا رہا ہے۔ کیا پہلے سے بھرتی شُدہ لوگ بےکار ہیں اور ان سے کام کیوں نہیں لیا جا رہا؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بات کافی دفعہ ہو چکی ہے اور میں اسے پھر دُہرا دیتا ہوں۔ ہم نے بتایا ہے کہ اس وقت ڈاکٹر شبانہ حیدر کسی این جی او کی ممبر نہیں ہیں اگر معزز ممبر کے پاس کوئی ایسی انفارمیشن ہے تو مجھے بتائیں۔ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ وہ اس وقت کسی این جی او کی ممبر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ Sahiwal vs- Sahiwal.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ان کے ساتھ vs نہیں ہو سکتا کیونکہ ملک ندیم کامران صاحب میرے اُستاد ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر9541ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر بیورو آف سٹیسٹکس کا نام اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9541: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں bureau of statistics کا دفتر موجود ہے اگر ہاں تو یہ کب بنایا گیا تھا؟

(ب) ضلع ساہیوال محکمہ bureau of statistics میں کتنا عملہ کب سے تعینات ہے، عملہ کی عرصہ تعیناتی اور مدت کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا bureau of statistics ضلع ساہیوال میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر BS-17 تعینات ہے اس کے نام، عرصہ تعیناتی و مدت اور یہ کب بھرتی کیا گیا پبلک سروس کمیشن پنجاب کے ذریعے یا محکمانہ بھرتی کیا گیا۔ ان کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) Bureau of statistics ضلع ساہیوال نے سال 2014-15، 2015-16 اور 2016-17 کے دوران کیا کیا assignments مکمل کیں۔ اس دفتر کے سالانہ بجٹ واخراجات بابت 2014-15 اور 2016-17 کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ہ) محکمہ ہذا کی زیر نگرانی 2013-14، 2015-16 اور 2016-17 میں کتنے پراجیکٹس کئے گئے اور کیا حالیہ بھی کوئی پراجیکٹ چل رہا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں نیز محکمہ ہذا میں رجسٹرڈ پرائیویٹ محکمہ جات، کمپنیز اور ان کے ملازمین کتنے ہیں، جن کے ذریعے پراجیکٹس کروائے

جاتے ہیں ان کے نام، تعلیم وعہدہ جات سے آگاہ کریں اور اس میں bureau of statisticsکا کیاroleہوتا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میںbureau of statisticsکا فیلڈ آفس موجود ہے اور یہ آفس مورخہ10.12.2007 کو قائم کیا گیا تھا۔

(ب) ضلع ساہیوال، محکمہbureau of statisticsمیں تعینات عملہ کی کل تعداد چودہ ہے جن میں تین آفیسرز ہیں جبکہ گیارہ نان گزٹیڈ سٹاف ممبرز ہیں۔ان کی تفصیل اور مدت تعیناتی Annex-Iایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میںbureau of statisticsدفتر میں مسٹر غلام یٰسین، 7-جون 2012 سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر(BS-17) تعینات ہے۔جو19-ستمبر2008میں محکمانہ بھرتی سے تعینات ہوئے جبکہ 20-اپریل2010 میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہوئے مزید تفصیلAnnex-Iایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوالbureau of statisticsدفتر نے سال2014-15،2015-16اور 2016-17 میں مندرجہ ذیلassignmentsمکمل کیں۔

2014-15

1-لیبر مارکیٹ انٹیلیجنس سروے فار فوڈ ان پنجاب اینڈ فار ٹیکسٹائل سیکٹر ان فیصل آباد۔	مکمل
2-ملٹیپل انڈیکیٹر کلسٹر سروے(MICS)پنجاب2014	مکمل
3-آسٹڈی آن نالج ایٹیٹیوڈ فیملی پلاننگ	مکمل

2015-16

1-بیس لائن سروے فار چائلڈ لیبر پنجاب2016	مکمل
2-ہوم بیس ورکر سروے	مکمل
3-پاپولیشن سکول ایجوکیشن سروے	مکمل
4-پنجاب چائلڈ لیبر سروے2016,	مکمل

(پائلٹ سروے مظفر گڑھ اور چکوال میں)

2016-17

1-پنجاب ہیلتھ سروے، 2016 (Round -I)	مکمل
2-پنجاب ہیلتھ سروے، 2017 (Round -II)	جاری ہے
3-ہیپاٹائٹس پریوالنس سروے	جاری ہے
4-ملٹیپل انڈیکیٹر کلسٹر سروے (MICS)، پنجاب 2017	جاری ہے
5-پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سروے	مکمل
6 -صاف پانی سروے	مکمل
7-وومن اکنامکس اینڈ سوشل ویلبینگ سروے ان پنجاب	جاری ہے-

مزید برآں ہیڈ آفس سے Assign کردہ تمام مکمل کئے جانے والے

Surveys کی تفصیل Annex-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

اور اخراجات بابت 2014-17، Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا کی زیر نگرانی 2013-14، 2015-16 اور 2016-17 میں کل 12 پراجیکٹس مکمل کئے گئے جبکہ حالیہ چار پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ محکمہ ہذا میں کوئی پرائیویٹ کمپنیز رجسٹرڈ نہ ہے۔چار حالیہ سروے میں MICS 2017 محکمہ خود کر رہا ہے جبکہ ہیلتھ سروے راؤنڈ-II، گیٹ کنسلٹنگ (GAT Consulting) غوث اعظم ٹرسٹ (پرائیویٹ) لمیٹڈ ہیپاٹائٹس پریوالنس سروے (Hepatitis Prevalence Survey 2017)، ایپکس (APEX) (پرائیویٹ) لمیٹڈ اور وومن اکنامک اینڈ سوشل ویلبینگ سروے، ایس ای ایم سی (SEMC) (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو PPRA Rules 2014 کے مطابق الاٹ کئے گئے جو کہ اس وقت چل رہے ہیں ان کمپنیز کی طرف سے مہیا کی گئی کام کرنے والے افراد کی معلومات Annex-IV میں درج ہیں۔ان سروے میں Bureau of statistics کا رول مانیٹرنگ اور سپروائزری ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال میں جو Bureau of Statistics کا دفتر قائم ہوا ہے کیا یہ پنجاب لیول کا ہے اور کیا پنجاب میں اس کے مزید دفاتر بھی ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں اس کے علاوہ مزید دفاتر بھی قائم ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال بیورو آف سٹیٹسٹکس دفتر نے سال15-2014، 16-2015اور17-2016میں جو assignments مکمل کیں ان میں لیبر مارکیٹ انٹیلیجنس سروے فار فوڈ ان پنجاب اینڈ فار ٹیکسٹائل سیکٹر ان فیصل آباد اور پنجاب لیبر سروے2016(پائلٹ سروے مظفر گڑھ اور چکوال میں) بھی شامل ہیں۔Bureau of Statistics کا دفتر ساہیوال میں ہے جبکہ یہ سروے پورے پنجاب میں کر رہے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب Bureau of Statistics کو کوئی assignment ملتی ہے اور اس کام کے لئے زیادہ لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں آفیسرز depute کر سکتے ہیں تاکہ given time میں کام مکمل ہو سکے یعنی ہمارے آفیسرز ضرورت کے تحت ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا تعلق ساہیوال سے ہے اور منسٹر صاحب بھی ساہیوال سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ مجھے بتا دیں کہ Bureau of Statistics ضلع ساہیوال کے لئے کون کون سے منصوبے پر کام کر رہا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ Bureau of Statistics کے اپنے منصوبے نہیں ہوتے بلکہ مختلف محکمہ جات اسے request کرتے ہیں کہ ہمیں اس چیز کی انفارمیشن چاہیئے۔ محکمہ تعلیم کے حوالے سے، enrollment کے سلسلے میں، محکمہ صحت کے مسائل کے حوالے سے، ڈیری فارمنگ یا کسی بھی محکمہ کو جب کوئی statistics چاہیئے ہوتے ہیں تو وہ ہمارے محکمہ کو request کرتا ہے اور ہم اس کا سروے کروانے کے بعد اس کی report submit کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صاف پانی سروے مکمل ہوا ہے تو ساہیوال میں صاف پانی کا سروے کیا ہوا اور اس پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر کو اس بات کا سب پتا ہے کہ ہم نے یہ سروے کر کے دینا ہے، یہ بھی ہمارے ساتھ جاتے رہے ہیں اور کام کرتے رہے ہیں لہٰذا ان کو ہر بات کا پتا ہے۔ محکمہ ہاؤسنگ کے ماتحت صاف پانی کا ادارہ ہے اُس ادارے نے decision لینا ہے کہ یہ پراجیکٹ کب launch ہونا ہے اور یہ کب مکمل ہونا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Sahiwal Statistics Bureau میں کتنے افسران posted ہیں اور وہاں پر کتنی deficiency ہے؟ وہ افسران contract پر ہیں یا اُن کی بھرتی کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے علم کے مطابق معزز ممبر انگلش پڑھ لیتے ہیں، شاید یہ آج انگلش والی عینک نہیں لے کر آئے۔ ان کے سوال کے جواب میں سارا کچھ لکھا ہوا ہے اس پر کہیں کوئی اعتراض ہے تو مجھے بتا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ وزیر موصوف غلط جواب نہیں دیتے کیونکہ یہ میرے اُستاد ہیں تو میں جواب پڑھ لوں گا۔ وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ Sahiwal Statistics Bureau میں deficiency کو کب تک مکمل کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ممبر موصوف کی یہ بات بڑی relevant ہے وہاں پر جتنے لوگ ہونے چاہئیں اگر اُس میں کوئی کمی ہے تو میں انشاء اللہ پوری کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اب ہم pending سوالات کو لیتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 8413 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر 9304 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر8794ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9092 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اربن ڈویلپمنٹ یونٹ کے سربراہ کے نام اور عہدہ سے متعلقہ تفصیلات

*9092: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اربن ڈویلپمنٹ یونٹ کا قیام کب عمل میں لایا گیا اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس ادارے کے سربراہ کا نام اور عہدہ کیا ہے اور وہ کب سے اس عہدہ پر فائز ہیں اس عہدہ کے علاوہ اگر یہ کسی اور ادارے میں بھی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں تو ان کی تفصیلات بھی فراہم کی جائیں؟

(ج) اس ادارے میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، مدت ملازمت اور تنخواہ کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(د) اس ادارے نے اپنے قیام سے سال 2016 تک کتنے پراجیکٹ کا آغاز کیا اور کتنے پراجیکٹ مکمل کئے؟

(ہ) اربن ڈویلپمنٹ یونٹ میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے افسران اور ملازمین کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) اربن سیکٹر پلاننگ اینڈ مینجمنٹ سروسز یونٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (اربن یونٹ) کو پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے پراجیکٹ کے طور پہ نومبر 2005 میں قائم کیا گیا جسے بعد میں 18۔جون 2012 کو پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے تحت باقاعدہ ایک کمپنی "اربن سیکٹر پلاننگ اینڈ مینجمنٹ سروسز یونٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (اربن یونٹ)" میں تبدیل کر دیا گیا۔

اربن یونٹ کا مقصد اربن پلاننگ سے متعلق پالیسی سازی اور پروگرامز میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی تکنیکی استعداد کو بڑھانا ہے۔ اربن یونٹ کے قیام کا ایک انتہائی اہم مقصد ایک ایسے ادارے کا قیام ہے جس میں بہترین تعلیمی اداروں سے پڑھے لکھے پروفیشنلز کو ملک میں اربن سیکٹر سے متعلق مسائل کے حل میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور دیگر حکومتی اداروں کی مدد فراہم کرنا ہے۔

(ب) اربن سیکٹر پلاننگ اینڈ مینجمنٹ سروسز یونٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (اربن یونٹ) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کا نام ڈاکٹر ناصر جاوید ہے جو کہ نومبر 2005 سے اربن یونٹ کے لئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ باقاعدہ سلیکشن کے عمل کے تحت پراجیکٹ ڈائریکٹر تعینات ہوئے جس کے لئے ایس اینڈ جی اے ڈی (سیکشن۔سروسز-I) نے یکم نومبر 2005 نوٹیفیکشن نمبر No.SI.2-2/2005 جاری کیا۔ اربن یونٹ کے کمپنی بن جانے کے بعد ڈاکٹر ناصر جاوید کو باقاعدہ سلیکشن کے عمل کے تحت کمپنی کا چیف ایگزیکٹو آفیسر تعینات کر دیا گیا۔ مذکورہ افسر کسی اور ادارے میں ذمہ داری سرانجام نہیں دے رہے ہیں۔

(ج) اس ادارے میں کام کرنے والے کل 417 ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، مدتِ ملازمت اور تنخواہ کی مکمل تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) مذکورہ ادارہ نے اپنے قیام سے سال 2016 تک کل 43 منصوبوں کا آغاز کیا جن میں سے 33 منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں جبکہ باقی 10 منصوبہ جات جاری ہیں۔ ان منصوبہ جات کی مکمل تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اربن ڈویلپمنٹ یونٹ میں کل چار افسران ڈیپوٹیشن پر اپنے اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہے ہیں جن کی مکمل تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اربن ڈویلپمنٹ یونٹ کا قیام عمل میں آیا ہے اس میں مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہاں پر من پسند لوگ قواعد وضوابط کے خلاف بھاری مشاعرے پر کیوں بھرتی کئے جاتے ہیں جنہیں ہمارے taxes سے ادائیگیاں ہوتی ہیں اُن میں کون سی ایسی خوبیاں ہوتی ہیں جو محکمے میں پہلے سے موجود لوگوں میں نہیں ہوتیں؟ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر ناصر جاوید سال ہا سال سے یہاں پر بیٹھے ہیں حالانکہ حکومت کی پالیسی ہے کہ تین سال کے بعد ٹرانسفر کر دیا جائے جب یہ لوگ سال ہا سال ایک ہی سیٹ پر بیٹھے رہیں گے تو ظاہر ہے کہ کرپشن اور بے ضابطگیوں پر تو پردہ پڑا رہے گا تو ان کو وہاں سے ٹرانسفر کیوں نہیں کیا جاتا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر منصوبہ بندی وترقیات!

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ سلیکشن میرٹ کے بغیر کی جاتی ہے یا کسی من پسند شخص کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ تمام امیدواروں کو ایک open competition سے گزرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو دوسری بات پوچھی ہے کہ وہ سال ہا سال سے چلے آرہے ہیں تو یہ چیز contract میں شامل ہے کہ جب تک ہمیں ضرورت ہوگی ہم آپ کو رکھیں گے اور جب آپ کی ضرورت نہیں ہوگی تو آپ کو فارغ کر دیں گے۔ اُسی contract کے حساب سے وہ چلے آرہے ہیں اگر کسی موقع پر محکمہ اُن کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوگا تو اُن کو change کر دیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے پھر حیرت ہو رہی ہے کہ یہ لوگ کیوں اتنے ناگزیر ہیں اور جب یہ لوگ احد چیمہ کی طرح پکڑے جائیں گے تو پھر ان کے بہت سارے انکشافات سامنے آئیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہے...I am sorry for that جی، اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے---

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 8833 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد کے سکولوں کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8833: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لٹریسی اور نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے کتنے ادارے / سکول ضلع فیصل آباد میں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کے کتنے ملازم اس ضلع میں مستقل اور کتنے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس محکمہ کے اس ضلع کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات اور بجٹ کی تفصیل مدوار فراہم کریں؟

(د) اس محکمہ کے جو سکول اس ضلع میں چل رہے ہیں ان میں کتنے اساتذہ مستقل اور کتنے ڈیلی ویجز پر ہیں؟

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ لٹریسی و نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے تحت 379 سکولز (280 نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول NFBES اور 35 نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول NFEFS

جبکہ 59 اڈلٹ لٹریسی سنٹرز ALC اور پانچ نان فارمل ایجوکیشن اڈولیسنٹ سنٹرز (NFEAC) چل رہے ہیں، لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کے ماتحت کوئی بھی ملازم مستقل یا ڈیلی ویجز پر کام نہیں کر رہا ہے۔ تاہم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی (DEA) کے تحت چھ 6 مستقل ملازم اور پراجیکٹس کے تحت 28 ملازم کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	50,067,808/-	29,747,745/-
2016-17	49,746,142/-	45,331,477/-

مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ لٹریسی و نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے تحت چلنے والے سکولوں میں خدمات سرانجام دینے والے اساتذہ مستقل یا ڈیلی ویجز پر تعینات نہ ہیں۔ تمام اساتذہ جز وقتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز (ب) کی دوسری لائن میں جواب دیا گیا ہے کہ پراجیکٹس کے تحت 28 ملازم کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کنٹریکٹ پر یہ 28 ملازم کب سے کام کر رہے ہیں اور ان کو کب تک regularize کیا جائے گا؟ اسی معاملے کے اوپر میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک قرارداد بھی جمع کرائی ہوئی ہے اس لئے یہ concerned question ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم!

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ملازمین specific project کے ہیں ایک تین سال کا پراجیکٹ ہے اور ایک پانچ سال کا پراجیکٹ ہے تو یہ ملازمین اُن پراجیکٹس کے against رکھے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں اس حوالے سے agitation بھی ہوا تھا اور اسمبلی میں سوالات بھی ہوئے تھے یہ ڈیپارٹمنٹ project mode میں چل رہا ہے تو محکمہ اس کو permanent

mode میں لانا چاہ رہا ہے تو جیسے ہی یہ ڈیپارٹمنٹ permanent mode میں آئے گا تو انشاء اللہ یہ ملازمین بھی permanent mode میں آجائیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ ملازمین پچھلے 15 سال سے contract پر ہیں اور اس پر بہت احتجاج بھی ہو چکے ہیں تو محکمہ اس پراجیکٹ کو کب تک permanent کر دے گا؟ وزیر موصوف اس پر کوئی time frame دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم!

وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کا time frame اس لئے نہیں دیا جا سکتا کہ ہم نے یہ معاملہ پی اینڈ ڈی کے ساتھ take up کیا ہے تو جیسے ہی کوئی progress ہو گی انشاء اللہ ایوان کو بتا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 8977 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8977: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 17-2016 میں اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈز کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) یہ رقم کن کن ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) سکالرشپ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے، کتنی تقسیم ہوئی ہے، کتنی بقایا ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) مالی سال17-2016میں اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈ کی مد میں مبلغ70 کروڑ50لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

(ب) اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈ میں سے اب تک مبلغ43 کروڑ52لاکھ79ہزار روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(ج) یہ رقم درج ذیل ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی ہے۔

(i) مشنری ہسپتالوں میں طبی و تشخیصی آلات کی فراہمی (ii) سڑکوں کی تعمیر و مرمت

(iii) سیوریج کی تعمیر (iv) قبرستانوں کی چاردیواری

(v) گرجا، مندر د گردوارہ جات کی تزئین و آرائش

(د) سکالرشپ کی مد میں مبلغ25 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کے لئے مستحق اقلیتی طلباء و طالبات سے درخواستیں برائے سکالرشپ بذریعہ اشتہار اخبار لی گئی ہیں چھان بین کا عمل جاری ہے جس کے نتیجہ میں اہل طلباء و طالبات کو وظائف مرحمت کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ اقلیتی ڈویلپمنٹ فنڈ کے لئے70 کروڑ50لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فنڈز کافی ہیں جبکہ صوبہ پنجاب میں10 فیصد کے لگ بھگ minorities موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ منسٹری2002 میں بنی تھی اور اس کا بجٹ20لاکھ روپے تھا۔2008 میں اس کا بجٹ کافی بڑھایا گیا اور اب اس کا بجٹ ایک ارب سے زائد ہے۔ میں محترمہ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ہم اس بجٹ کو مزید بڑھائیں گے یہ ناکافی ہیں۔ ان کی بات بالکل درست ہے۔ یہاں شہزاد منشی اور دوسرے ممبران بھی بیٹھے ہیں۔ ہم سب نے گورنمنٹ کو یہ لکھ کر دیا ہے اور میں محترمہ کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ یہ بجٹ اس دفعہ اور بڑھ جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس بجٹ میں اور اضافہ کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں فرمایا ہے کہ 43 کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی کے 27/26 کروڑ کہاں گئے ہیں، وہ کس مد میں خرچ ہوئے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ کہیں نہیں گئے ادھر ہی ہیں۔ اس کے علاوہ بقیہ پیسوں کی پرسوں پی اینڈ ڈی نے انتظامی منظوری جاری کر دی تھی۔ آج محکمہ خزانہ اس کو online کر دے گا اور باقی سارے پیسے بھی مختلف سکیموں پر لگا دیئے جائیں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 25 ملین روپے سکالرشپ کی مد میں رکھے گئے ہیں جو شاید تقسیم بھی ہو گئے ہیں۔ کیا یہ پنجاب کے لئے کافی ہیں اور اس کا کیا معیار ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معیار بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ کیا وہ سکالرشپ پنجاب کے لئے کافی ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! 36 اضلاع میں جتنے بھی طلباء ہیں خاص طور پر ایسے طلبہ جن کے ماں باپ کی آمدن 12 ہزار روپے سے کم ہے لیکن وہ بہت competent ہیں اور آگے پڑھنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ہر ضلع کے حوالے سے جو بھی درخواستیں آتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ اس میں کسی ممبر کا including myself کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ یہ محکمہ خود کرتا ہے اور آج تک کوئی ایک شکایت بھی ایسی نہیں ہے کہ کسی ناحقدار کو حقدار بنا کر سکالرشپ دیا گیا ہو۔ یہ سکالرشپ بہت تھوڑے ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی بہت سے ہمارے طلباء پڑھ رہے ہیں جیسا کہ ہم نے 5 فیصد کوٹا کیا ہے تو ہمارے 5187 بچے 16 ویں 17 ویں گریڈ میں پنجاب میں لگے ہیں۔ ہم ان فنڈز کو مزید بڑھائیں گے۔ ہم نے ایک ڈیوٹی محترمہ کو بھی تفویض کی ہے کہ آپ جا کر چیک خود تقسیم کر کے آئیں تاکہ اقلیتوں کے طلباء میں یہ احساس محرومی پیدا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ برابری کا سلوک نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر: آپ کتنے فیصد بڑھا دیں گے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری کوشش ہو گی کہ اسے double کر دیا جائے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا آخری سوال یہ ہے کہ کیا اقلیتی ممبران کا جو ڈویلپمنٹ فنڈ ہے وہ تقسیم ہو چکا ہے؟ پچھلے سال میں نے ہائی کورٹ میں کیس کیا تھا جس میں یہ direction دی گئی تھی کہ تمام ممبران کو بشمول اپوزیشن کی ممبر کو بھی برابر کے فنڈز دیئے جائیں لیکن ابھی تک مجھے اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اسی طرح سے کرسمس فنڈز کی جو فہرست جاری ہوئی ہے اس میں میرا نام نہیں ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے لکھ کر بھی بھیجا ہے لیکن میں یہ جاننا چاہوں گی کہ اس بارے میں انہوں نے کیا کیا ہے؟ میں یہ بھی بتاتی ہوں کہ ابھی تک کرسمس فنڈز کسی بھی ضلع میں تقسیم نہیں ہوئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں محکمانہ ضابطوں سے ذاتی طور پر disagree کرتا ہوں کہ اس طرح بہت دیر ہو جاتی ہے حالانکہ حکم یہی ہوتا ہے کہ 22- دسمبر سے پہلے پہلے فنڈز دیئے جائیں۔ میں نے اس کے لئے summary یکم نومبر کو محکمہ کو بھجوا دی تھی، اس کے بعد یہ پی اینڈ ڈی اور پھر محکمہ خزانہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ محترمہ نے جو دوسری بات فرمائی ہے تو ہم نے ان کو پچھلے سال بھی ترقیاتی فنڈز دیئے تھے۔ ان کے نام کی پلیٹیں بہار کالونی جو بہت بڑی کرسچین آبادی ہے وہاں لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ان کا حق بنتا ہے۔ یہ کوئی مہربانی نہیں ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم اب بھی حاضر ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ concerns بھی ہوتے ہیں۔ میں نے میاں صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ ہم اپنی بہن ممبر پنجاب اسمبلی کو فنڈز دے رہے ہیں، پچھلے سال بھی دیئے تھے جو انہوں نے لگائے ہیں اور کرسمس کے فنڈز بھی دیئے تھے جو انہوں نے تقسیم کئے ہیں۔ ہم اب بھی ان کے ساتھ انصاف کریں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9223 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

منصوبہ بندی و ترقیات بورڈ کی جانب سے منظور کردہ ترقیاتی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*8413: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال16-2015اور17-2016کے دوران منصوبہ بندی و ترقیات بورڈ نے کون کون سی ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی۔ ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان میں کتنی سکیموں کی منظوری چیئرمین پی اینڈ ڈی اور کتنی سکیموں کی منظوری وزیر اعلیٰ نے دی ان کی تفصیل علیحٰدہ علیحٰدہ دی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان سالوں کے دوران کوئی بھی سکیم وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بغیر شامل نہیں کی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) پی اینڈ ڈی بورڈ کا چیئرمین کتنی مالیت تک کی سکیم کی منظوری دے سکتا ہے؟

(ہ) وزیر اعلیٰ کتنی مالیت تک کی سکیم کی منظوری دے سکتا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے مالی سال 16-2015اور17-2016کے دوران کل491 سکیموں کی انتظامی منظوری دی ہے جن کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا ترقیاتی سکیموں کی منظوری پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی(PDWP)نے چیئرمین پی اینڈ ڈی کی سربراہی میں دی ہے۔ جبکہ وزیر اعلیٰ کسی بھی ترقیاتی سکیم کی انتظامی منظوری نہیں دیتے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) چیئرمین پی اینڈ ڈی بورڈ کو اپنے عہدے کے ساتھ سکیموں کی منظوری دینے کا اختیار حاصل نہ ہے تاہم یہ اختیار پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (PDWP) کو حاصل ہے جس کی سربراہی چیئرمین پی اینڈ ڈی کرتے ہیں۔ مذکورہ بورڈ 10۔ارب روپے مالیت تک ترقیاتی سکیموں کی انتظامی منظوری دینے کے اختیارات رکھتا ہے۔

(ہ) وزیراعلیٰ سکیموں کی منظوری نہیں دیتے۔

محکمہ پی اینڈ ڈی لاہور ممبرز کی تعداد تعلیمی قابلیت اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9304: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات لاہور میں کتنے ممبرز MP ون سکیل میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے نام، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان کی خدمات حاصل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ MP ون سکیل کے تحت تعینات افسران کو کنوینس الاؤنس مع گاڑی monetized کر دیا گیا ہے؟

(ہ) منصوبہ بندی و ترقیات نے سال 17-2016 کے دوران کتنی نئی گاڑیاں کس کس آفیسر کے لئے پرچیز کی ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم پی ون سکیل کے تحت کام کرنے والے ممبرز کو گاڑیوں کا الاؤنس بھی دیا جا رہا ہے اور یہ گاڑیاں بھی سرکاری استعمال کر رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات لاہور میں کل تین ممبرز MP ون سکیل پر کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں جو ممبرز MP ون پر کام کر رہے ہیں ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نام	تعلیمی قابلیت	تجربہ

ڈاکٹر محمد عابد بودلہ (ممبر انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ)	پی ایچ ڈی سول انجینئرنگ امریکہ ایم فل واٹر ریسورس مینجمنٹ، یو ای ٹی ایم ایس سی سول انجینئرنگ واٹر ریسورس سسٹم انیلیسز امریکہ بی ایس سی سول انجینئرنگ، یو ای ٹی پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ، ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن لاء	مذکورہ افسر محکمہ ہذا میں بحیثیت ممبر انفراسٹرکچر اینڈ ڈویلپمنٹ 1999 سے تاحال اپنے فرائض بخوبی سر انجام دے رہے ہیں۔انہوں نے انٹر نیشنل واٹر لوگنگ اینڈ سیلینٹی waterlogging & salinity ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں 1987 سے 1999 تک بحیثیت پرنسپل ریسرچ آفیسر کام کیا۔
	پوسٹ گریجویٹ انٹر نیشنل انوائرنمنٹ لاء	انہوں نے محکمہ واپڈا میں بھی بحیثیت سینئر سول انجینئر 1987 سے 1993 تک کام کیا۔ انہوں نے محکمہ واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں 1978 تا 1986 بحیثیت اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کیا۔
صداقت حسین (ممبر انرجی)	ماسٹر ڈگری الیکٹریکل انجینئرنگ امریکہ	یہ الیکٹریکل پاور سسٹم میں انجینئرنگ پروگرام مینجمنٹ اور بزنس ڈویلپمنٹ کا 20 سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔
ڈاکٹر شبانہ حیدر (ممبر ہیلتھ، نیوٹریشن اینڈ پاپولیشن)	ماسٹر ڈگری پبلک پالیسی اینڈ گورننس، ایف سی کالج یونیورسٹی، لاہور ایم بی بی ایس، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور ہیلتھ سرٹیفکیشن ہیومن ریسورس، امریکہ	مذکورہ افسر نے سال 2014 میں سارک (SAARC) وومن اینڈ فری لانس کنسلٹنگ میں بطور ایڈوائزر فرائض انجام دیئے۔سال 2012 تا 2014 کے دورانیہ میں انہوں نے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن میں اپنی خدمات انجام دیں۔سال 2007 سے 2012 تک بطور کنٹیک (Contech) انٹر نیشنل ہیلتھ کنسلٹنٹ فرائض انجام دیئے۔ایکسپریشن انٹر نیشنل سنگاپور میں سال 2005 تا 2006 بطور بزنس منیجر کام کیا سال 2004 تا 2005 میں سرویئر ریسرچ اینڈ فارما سوٹیکل میں بحیثیت پراڈکٹ منیجر فرائض انجام دیئے ۔سال 2003 تا 2004 میں بطور ہاؤس سرجن سر گنگارام ہسپتال ڈیوٹی سرانجام دی۔

(ج) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات حکومت پنجاب کا اہم ترین پلاننگ ادارہ ہے محکمہ ہذا پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (PDWP) کا سیکرٹریٹ بھی کہلاتا ہے۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی سربراہی چیئرمین پی اینڈ ڈی کرتے ہیں۔ مذکورہ بورڈ صوبہ پنجاب کی ترقی میں بہتری کے لئے بہترین راہنمائی فراہم کرنے کے ضمن میں اپنا کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں

پیچیدہ اور تکنیکی بنیادوں پر مشتمل ترقیاتی منصوبوں پر غور وخوض اوران کے عملدرآمد کے حوالے سے جامع اور مؤثر پراجیکٹ ڈویلپمنٹ سپورٹ، اپریزل، مانیٹرنگ اور ایویلیوایشن، ترقیاتی سکیموں کے لئے ضروری ٹیکنیکل ریویو اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کو حتمی شکل دینے کے لئے ممبران کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

مزید برآں مذکورہ بالا ممبران کی محکمہ ہذا میں تقرری باقاعدہ طور پر میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھ کر کی گئی ہے۔

(د) فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان اسلام آباد بحوالہ چھٹی نمبر F.3(2)R-4/2011نوٹ جز(III)مورخہ 24۔دسمبر2012ترمیم شدہ13۔دسمبر2016کے مطابق MPون سکیل کے تحت تعینات افسران کو سرکاری گاڑی کی بابت کنوینس الاؤنس monetized کر دیا گیا ہے۔ تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ پالیسی حکومت پنجاب نے بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبرFD.SR-II/1-12/2009مورخہ 6۔اپریل2017کے تحت اپنائی۔ تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے سال2016-17کے دوران کل تین گاڑیاں(ٹیوٹا کرولا) خرید کیں جن میں سے ایک گاڑی پی اینڈ ڈی بورڈ کے ممبر ایجوکیشن ،دوسری گاڑی ممبر پروڈکشن سیکٹر ونگ(PSW)جبکہ تیسری گاڑی ممبر ہیلتھ پی اینڈ ڈی بورڈ کے زیر استعمال ہے۔

(و) محکمہ ہذا میں ایم پی ون سکیل کے تحت کام کرنے والے ایک ممبر (انرجی / آئی ٹی) گاڑی کا الاؤنسConveyance Allowance/Monetizationحاصل کر رہے ہیں اور انہیں محکمہ کی جانب سے گاڑی نہیں دی گئی ہے۔

بہاولپور میں نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*8794:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور میں لٹریسی نان فارمل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں فیلڈ میں تعلیم کے لئے کتنے سکول ہیں کتنے لوگ اس میں یکم جنوری 2017 کو زیر تعلیم تھے اور کتنے اساتذہ اس کام کے لئے تعینات ہیں؟

(ب) گزشتہ چار سالوں میں بہاولپور میں کتنے کتنے دورانیے کے کتنے کورسز پڑھائے گئے اور کتنے لوگ مکمل طور پر اس میں شریک رہے اور خواندہ ہو گئے؟

وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع بہاولپور میں اِس وقت لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے 433ادارے (333نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول، 35نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول، 60نان فارمل اڈلٹ لٹریسی سینٹر زاور پانچ نان فارمل ایجوکیشن اڈالوسینٹ سینٹر) کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں میں368 سکولز (333نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول،35نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول) شامل ہیں۔ اِن اداروں سے مجموعی طور پر433نان فارمل ٹیچرز وابستہ ہیں جبکہ یکم جنوری2018 سے مجموعی طور پر14981 لرنرز پڑھ رہے ہیں۔

تاہم یکم جنوری2017 کو محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت ضلع بہاولپور میں قائم کردہ اداروں میں مجموعی طور پر19933 لرنرز پڑھ رہے تھے اور ان اداروں سے اُس وقت مجموعی طور پر672نان فارمل ایجوکیشن ٹیچرز وابستہ تھے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں گزشتہ چار سالوں2014 تا2017 میں مجموعی طور پر نان فارمل ایجوکیشن کے حوالے سے تعلیم بالغاں ونوبالغاں کے لئے1758 سنٹرز فعال رہے یہ کورسز تین تا چھ ماہ دورانیے پر محیط تھے۔ ان میں37395 لرنرز شریک رہے اور خواندہ ہوئے۔

وہاڑی میں نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*9223: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل وہاڑی میں محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے تحت کتنے سکول کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) ان میں پڑھانے والے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کیا ہے اور ہر سکول میں بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان سکولوں میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اسکی مدت کیا ہے؟

(د) ان سکولوں کے قائم کرنے کا طریق کار کیا ہے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل وہاڑی میں محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کے تحت 130 سکول (121 نان فارمل بیسک ایجوکیشن سکول اور 9 نان فارمل ایجوکیشن فیڈر سکول) قائم ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لٹریسی سکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت PNFEP پراجیکٹ کے PC-I کے مطابق F.A اور TSKL پراجیکٹ کے PC-I کے مطابق matric ہے اور ہر سکول میں بچوں کی تعداد 20 سے 45 ہوتی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا سالانہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ چھٹیاں نہ ہونے کی بناء پر کورس کی تکمیل مدت آٹھ ماہ ہے۔

(د) PC-1 کے مطابق کمیونٹی اور فیلڈ سٹاف کی نشاندہی پر سکول بنانے کی سفارش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد پراجیکٹ لٹریسی کوآرڈینیٹر تصدیق کے بعد ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (لٹریسی) کو سکول کھولنے کی منظوری کے لئے سفارش کرتا ہے جبکہ سکولوں کے لئے ضروری سامان اور بچوں کے لئے تعلیمی کتب وغیرہ پراجیکٹ کے فیلڈ سٹاف کے ذریعے متعلقہ پراجیکٹ سے مہیا کی جاتی ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو مجلس قائمہ برائے صنعت و تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پنجاب لاہور 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں

The Punjab Tianjan University of Technology Lahore Bill 2017 (Bill No. 3 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

شام پر بمباری کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے ممبران کی توجہ شام کے حالات پر مبذول کرانا چاہوں گا۔ اس وقت شام میں جس انداز سے بمباری ہو رہی ہے اور وہاں کے

معصوم بچوں کی videos سوشل میڈیا پر viral ہو گئی ہیں۔ ان پر اندوہناک طریقے سے ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے اور ہمارے سمیت عالمی برادری خاموش ہے۔ یہ خاموشی ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ میں نے اس حوالے سے ایک قرارداد جمع کرائی ہوئی ہے۔ آپ قواعد کو معطل کر کے مجھے اجازت دیں تاکہ ہم ان کے ساتھ کم از کم اظہار یکجہتی تو کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ مجھے کاپی فراہم کر دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! انسانی حقوق کی تنظیمیں اس پر کیوں خاموش ہیں؟ ویسے تو انسانی حقوق کے علمبردار دندناتے نظر آتے ہیں لیکن ایسے واقعات کہ جہاں پر انتہائی بربریت اور سفاکی کے ساتھ معصوم بچوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے قرارداد دیکھ لی ہے تو اس پر جو کچھ بتا دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس قرارداد کو متفقہ طور پر کر لیتے ہیں تاکہ سارے ایوان کی opinion آ گے جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے پرسوں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے قرارداد جمع کرائی ہے۔ پچھلے دو تین ماہ میں ساتویں دفعہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بڑھائی گئی ہیں۔ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں جب بھی بڑھتی ہیں۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ وفاقی معاملہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے کہ یہ وفاقی معاملہ ہے لیکن ہم نے اظہار تو کرنا ہے کیونکہ ذبح تو غریب عوام ہوتی ہے اور یہ بڑا ظلم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ایوان کو اس پر رائے کا اظہار کرنا چاہئے۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ میری قرارداد کو بھی out of turn لیا جائے تاکہ اس پر بھی بات ہو جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایوان کی مرضی کے خلاف قرارداد out of turn نہیں لی جا سکتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے قرارداد جمع کرائی ہے۔ اس کو check کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ متعدد ممبران نے اس issue پر قراردادیں جمع کرائی ہوئی ہیں۔ میں نے بھی ایک قرارداد جمع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب جس طرح کہہ رہے ہیں اور بہت سے ممبران نے پٹرولیم مصنوعات پر قراردادیں جمع کرائی ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ کی قرارداد Private Member's Day کو یعنی Tuesday کو آ جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر اب بات ہو گی تو لوگوں کو پتا چلے گا کہ ان کے دکھ اور درد کا ہمیں احساس ہے۔ ہم منتخب نمائندے ہیں۔ اگر ہمارے بس میں کچھ نہیں تو ہم یہاں پر یہ قرارداد پیش کر کے اپنی ناگواری کا اظہار تو کر سکتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ یہ قیمتیں واپس نہیں ہوں گی۔ آپ دیکھ لیں پچھلے تین چار ماہ کے دوران 32 روپے فی لٹر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس موضوع پر یہاں بات نہیں کر سکتے تو یہ ایوان کس لئے ہے؟ ایک عام آدمی کی زندگی عذاب بنی ہوئی ہے۔ اگر آپ نے یہی چھری چلانی ہے کہ جس سے موٹر سائیکل والے، رکشہ والے اور کار والے بھی متاثر ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ڈیزل کی قیمت سب سے زیادہ بڑھائی گئی ہے۔ ڈیزل جو پبلک ٹرانسپورٹ میں استعمال ہوتا ہے۔ ڈیزل کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے براہ راست مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ غریبوں کو جھیلنا پڑتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس طرح کے issues پر ہمیشہ ہمیں encourage کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ routine سے ہٹ کر قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھنے دیں اور اس قرارداد کو پاس ہونے دیں۔ یہ بہت ظلم و زیادتی ہے۔ یہ اربوں روپیہ

غریبوں کی جیب سے نکل کر براہ راست سرکار کے پاس جائے گا۔ سرکار کو شاید آئندہ عام انتخابات کی تیاری کے لئے پیسے چاہئیں۔ یہ جو ترقیاتی فنڈ کی مد میں پچاس پچاس کروڑ روپے لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں تو یہ ایک عوامی مسئلہ ہے، اس پر ہمیں بات کرنی چاہئے اور آپ کو ہمیں encourage کرنا چاہئے۔ آپ کو ہماری بات سننی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے یہ قرارداد پیش کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات بھی سن لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری آپ سے اور میاں صاحب سے humble submission ہو گی کہ اس قرارداد کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں لے آئیں اور وہاں اس کو discuss کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس قرارداد کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بیٹھ کر discuss کر لیں اور یہ پیر والے دن رکھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے حیرت ہے کہ اس میں ایسا کون سا مسئلہ ہے جو کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں debate ہو؟ ہم تو اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں اور آپ بیٹھ کر اظہار کریں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں۔ یہ ظلم و زیادتی ختم ہونی چاہئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ ایسی بات کر رہے ہیں تو پھر پہلے آپ قاعدہ قانون پڑھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھنے لگا ہوں آپ یہ پڑھنے کی مجھے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، یہ نامناسب بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اس پر ایوان کی sense لے لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ ایسے نہ کریں۔ یہ بات مناسب نہیں لگے گی کہ میں آپ کو آپس میں تقسیم کروں، کیا یہ اچھی بات ہے، آپ کیوں نہیں اس کو پیر والے دن پر رکھتے، مجھے بتائیں کہ اس قرارداد کو کتنے دن ہو گئے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے اس کا طریق کار پڑھیں اس کے بعد مجھ سے سوال وجواب کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے پرسوں جو کیا ہے وہ طریق کار تھا؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بہت مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے نیب کے خلاف قرارداد پاس کرلی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے نہیں روکا لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر احتجاجاً ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان رولز کے مطابق آپ کسی بھی statutory body کے خلاف یا نیب کے خلاف جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ میں آپ کو رولز پڑھ کے سناتا ہوں۔

117: Raising discussion on matters before Tribunals, Commissions, etc.- A resolution which seeks to raise discussion in respect of a matter pending before any statutory tribunal or statutory authority performing any judicial or quasi-judicial functions or any Commission or Court of inquiry appointed to enquire into or investigate any matter shall not be permitted to be moved.

جناب سپیکر! اب مجھے یہ بتائیں کہ ان رولز کے مطابق آپ ان کو کیسے اجازت دے سکتے کہ نیب جو کہ ایک statutory body ہے اس کے خلاف آپ قرارداد پاس کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے ان کو اجازت دی ہے کیونکہ انہوں نے سفارش کروائی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کو سفارش کی ہے۔ دیکھیں یہ federal issues ہوتے ہیں، ان پر آپس میں بیٹھ کر اگر اتفاق رائے ہو جائے تو کیا یہ اچھی بات نہیں ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ لیڈر آف دی اپوزیشن کا مائیک کیوں بند کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آصف صاحب! میاں صاحب کا مائیک بند نہیں کیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"چور چور اور ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی کی گئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ان رولز کے مطابق جو کچھ آپ نے پرسوں کیا وہ نہیں کر سکتے تھے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! No, I could do but I did not. آپ رول نمبر 235 پڑھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کن رولز کے مطابق آپ نے نیب کے خلاف قرارداد پاس کرنے کی permission دی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اب آپ منسٹر صاحب کی بات بھی سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، منسٹر صاحب سنائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں معزز لیڈر آف دی اپوزیشن سے گزارش کرتا ہوں کہ جو پرسوں قرارداد پاس ہوئی ہے وہ کسی بھی statutory body کے خلاف نہیں تھی۔ اس قرارداد میں plea bargaining کے بارے میں بات ہوئی ہے اور وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو refer کی گئی ہے۔ Otherwise اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے گزارش کی ہے کہ Government it comes under the ambit of federal لیکن ہم نے کسی بھی statutory body کے خلاف کوئی بات نہیں کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ وہ قرارداد لے آئیں اور اس قرارداد کو آپ ابھی پڑھ لیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ نیب statutory body ہے یا نہیں، وہاں ایک مسئلہ inquire ہو رہا ہے یا نہیں، وہاں تفتیش ہو رہی ہے یا نہیں، وہاں احد چیمہ گرفتار ہوا ہے یا نہیں؟ حکومتی بنچوں کو آپ نے اجازت دے دی جبکہ یہ رولز آپ کو permit نہیں کرتے کہ آپ کسی اس طرح کی statutory body کے خلاف قرارداد پاس کر دیں۔ انہوں نے اربوں روپے کی کرپشن کی ہے اس پر اگر وہ پکڑے جائیں تو بجائے اس کے کہ ہم ان کی تحسین کرتے ہم یہاں پر قرارداد لے آئے۔ مجھے آپ ایک منٹ دیجئے۔ ہم یہاں پر کہتے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہئے اور یہ بھی بار بار کہتے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ ہونا چاہئے بلکہ ان کے قائد ایوان انگلی ہلا ہلا کر کہتے ہیں کہ میں نے ایک پائی کی کرپشن نہیں کی تو اگر کرپشن کے الزام میں ایک بیوروکریٹ پکڑا جائے اور اس بیوروکریٹ پر۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کسی کی شخصیت کے بارے میں بات نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ اس بیوروکریٹ پر آپ یہاں سے قرارداد پاس کرواتے ہیں۔ یہ کتنی shameful بات ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! فیڈرل گورنمنٹ کو اس قرارداد میں سفارش کی گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس ایوان میں اس چیز کی اجازت نہیں ہونی چاہئے تھی۔ آپ نے کن rules کے تحت نیب کے خلاف حکومتی بنچز کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ قرارداد کوئی نیب یا کسی اور ادارے کے خلاف نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کرپشن کا خاتمہ نہیں بلکہ کرپشن کی پروموشن چاہتے ہیں۔ (شور و غل)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ خود اس ٹولے کی سفارش کرتے ہیں جو کہ دہشت گردی اور کرپشن بھی کرتا ہے۔ اس قرارداد میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر

کہاں سے آیا اس کا جواب نہیں دیں گے۔ یہ جہانگیر ترین کی اربوں روپے کی جائیداد کا حساب نہیں دیں گے۔ یہ ڈرامہ کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ خود یہودی لابی کے ایجنٹ ہیں۔ یہ پنجاب کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ قرارداد دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب قرارداد پڑھ رہے ہیں وہ سن لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان قومی احتساب بیورو (نیب) کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق سے متصادم اور انسانی وقار کے منافی کی جانے والی تمام کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ آئین پاکستان شرفِ انسانی کو نا صرف قابل حرمت قرار دیتا ہے بلکہ اسے یقینی بنانے کی ضمانت بھی دیتا ہے۔ نیب کی طرف سے اعلیٰ سرکاری افسران کو ہراساں کئے جانے، ان کی تضحیک، بعد از گرفتاری میڈیا پر باقاعدہ تشہیر اور ماورائے عدالت کردار کشی غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدام ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ایوان پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ادارہ بشمول قومی احتساب بیورو (نیب) بنیادی انسانی حقوق، شرفِ انسانی، اخلاقی اقدار اور سب سے بڑھ کر آئین پاکستان کی پاسداری کو یقینی بنائے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کی جاتی ہے کہ اس معاملے کو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں زیر بحث لائے جانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں قومی احتساب بیورو آرڈیننس 1999 میں ایسی ترامیم کی جائیں جس سے غیر قانونی اختیارات کے استعمال کا سدّباب ہو سکے۔ خصوصی طور plea-bargain کی شق حذف کی جائے کیونکہ مذکورہ شق کا عملی مقصد ہمیشہ رشوت خوری اور بدعنوانی کرنے والے افراد کو محفوظ راستہ فراہم کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ ہم نے اس قرارداد میں کس ادارے کے خلاف بات کی ہے؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب یہ قرارداد دوبارہ پڑھ دی گئی ہے لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ کسی کے کہنے پر شور مچا رہے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بتائیں اگر اس قرارداد میں کوئی ایک لفظ بھی کسی ادارے کے خلاف ہو؟ ہم نے اس قرارداد میں fundamental rights کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مجھے منسٹر صاحب کی بات سننے دیں۔ آپ سب لوگ تشریف رکھیں اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا مائیک کھولیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کا مائیک کھلا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ جب ایک statutory body جو کسی کیس کو inquire کر رہی ہے تو اُس کے اوپر قدغن لگانے اور اس کے خلاف ایک resolution move کر کے مرکز کو سفارش کریں تو ان رولز کے مطابق آپ اجازت نہیں دے سکتے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کو دیکھنا چاہئے تھا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل 4, 9 and 10A اجازت دیتے ہیں اور ان آرٹیکلز کے مطابق کی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر لہرائیں)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ پاکستان کے آئین کی توہین کر رہے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ قرارداد فیڈرل لاء منسٹری کو بھیجی گئی ہے۔ یہ بے شک اس کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم یہاں پر یہ نہیں ہونے دیں گے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ قرارداد وفاقی سطح پر لاء منسٹری کو بھیجی گئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مہربانی کر کے یہ پڑھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایوان کو ان رولز کے مطابق چلائیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں رولز سے باہر نہیں جاؤں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف ہم آپ سے request کر رہے ہیں کہ آپ ہماری resolution کو لیں لیکن آپ نہیں لے رہے۔ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے جس کی آپ اجازت نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پرسوں آپ نے میرٹ کے خلاف۔۔۔(شور و غل)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ غنڈہ گردی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈاکو ڈاکو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران بات سن ہی نہیں رہے۔ ایوان in order نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 5-مارچ 2018 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔